REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۳۵ — شمارہ ۱۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائبین :- بشارت احمد حیدر ۔ شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۷ شعبان ۱۴۰۶ ہجری — ۱۷ شہادت ۱۳۶۵ ہش — ۱۷ اپریل ۱۹۸۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاع کے مطابق حضور پُرنور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت اپنے جان سے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا بوجہ پیرانہ سالی علیل رہتی ہیں۔ صحت و سلامتی اور برکتوں سے معمور طویل زندگی کے لئے احباب جماعت دعائیں کرتے رہیں۔

● — محترم مرزا حمید احمد صاحب پسر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہٗ کا لندن میں دل کا کامیاب آپریشن ہوا ہے اور موصوف اپنی قیام گاہ پر آچکے ہیں۔ احباب جماعت موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان مع تمام افراد جماعت خیریت سے ہیں۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

Library Receipt No ... Qadian 143516

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو ایمان افروز رؤیا و الہام

ذیل میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ۲۲ اکتوبر ۱۸۸۳ء کا ایک رؤیا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۵ء کا ایک الہام مع تشریح ازدیادِ علم و ایمان کی غرض سے شائع کیا جا رہا ہے ۔۔۔ اِن کا ذکر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۶ء میں بھی فرمایا ہے۔ (قائم مقام ایڈیٹر)

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"آج اِس موقع کے اثناء میں جبکہ یہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا۔ بعالم کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے اور ان پر لکھا ہُوا تھا کہ

فتح کا نقارہ بجے

پھر ایک نے مسکرا کر اِن ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھلائی اور کہا کہ

دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

جب اِس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی۔ مگر نہایت رُعب ناک۔ جیسے سپہ سالار مسلح فتح یاب ہوتے ہیں۔ اور تصویر کے یمین و یسار میں

حُجَّۃُ اللّٰہِ الْقَادِر و سُلْطَانِ اَحْمَدِ مُخْتَار

لکھا تھا۔ اور یہ سوموار کا روز اُنیسویں ذوالحجہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۸۸۳ء اور ششم کاتک سمت ۱۹۴۰ بکرم ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۸ و ۵۱۶ ۔ تذکرہ طبع اول ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۱۴)

> اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
> کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے
> (مسیح موعودؑ)

(۲)

۲۷ مئی ۱۹۰۵ء کو حضور علیہ السلام کو الہام ہوا :-

"عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ اُرِیْ رِضْوَانَہٗ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

اس کی تشریح میں حضور اقدسؑ نے فرمایا :-

"خدا کچھ اپنی قدرتیں میرے واسطے ظاہر کرنے والا ہے۔ اِس واسطے میرا نام عبد القادر رکھا۔ رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ کوئی فعل دنیا میں خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونے والا ہے جس سے ثابت ہو جائے اور دنیا پر روشن ہو جائے کہ خدا مجھ پر راضی ہے۔ دنیا میں بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے تو فعلی رنگ میں بھی اس رضامندی کا کچھ اظہار ہوتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اس کی رضا پر دلالت کرنے والے افعال دیکھتا ہوں۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۸ صفحہ ۲ ۔ تذکرہ طبع اول ۱۹۳۵ء صفحہ ۵۰۰)

> خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
> سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے
> خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
> مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے
> (مسیح موعودؑ)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا !

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرماتے ہُوئے فرمایا ہے :-

"جلسہ سالانہ ۱۹۸۶ء کے سلسلہ میں جن تاریخوں کی تعیین آپ نے کی ہے میں اُن کی منظوری دے رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی برکات اور افضال نازل فرمائے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بہت بڑھ کر ہو۔ آمین"

احباب اِس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ شہادت ۱۳۶۵ ہش

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں؟

آپ اپنے گھروں اور کوٹھیوں میں اپنے اہل و عیال کے درمیان خوش و خرّم بیٹھے ہوں گے۔ کُھلے لانوں اور صحنوں میں خوش گپیوں اور سبزہ زاروں میں چہل قدمیوں میں مصروف ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سب کو خوش و خرم ہی رکھے۔ ذرا تصور کیجئے اُن معصوم بھائیوں کا جنہیں پاکستان میں عمر قید اور سزائے موت سُنائی گئی ہے اور جو ۸ × ۸ فٹ کے تنگ و تاریک کمرے میں چار چار کی تعداد میں ٹھونسے گئے ہیں۔ ۲۳ گھنٹے اُسی کمرے میں کھانا پینا اُٹھنا بیٹھنا سونا وغیرہ۔ ہوا خوری کے لئے صرف ایک گھنٹہ باہر نکالا جاتا ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سال سے بیوی بچوں کی نظریں دروازے پر لگی ہیں۔ معصوم بچے سویرے اُٹھ کر اپنے ابّو کو تلاش کرتے اور دن بھر کے انتظار کے بعد رات رو رو کر سو جاتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک دن ملاقات کا موقع دیا جاتا ہے۔ جانِ پدر، لختِ جگر اپنے باپ کے سینے سے لگ جانے کے لئے ہمک جاتے اور تڑپ جاتے ہیں۔ کبھی جیلر صاحب کو رحم آگیا تو سلاخوں کی جالی کو کھول کر دل کی ٹھنڈک کا سامان کر دیا جاتا ہے۔ معصوم بچے پوچھتے ہیں "ابّا! گھر کب آئیں گے؟" باپ کیا جواب دیتا ہوگا!؟ ماں اپنا کلیجہ کہاں رکھتی ہوگی!! سہمے سہمے قدرے ہوشیار بچے پوچھتے ہیں "ابّا! آخر اس ظلم ناروا کا سبب کیا ہے؟ کیا قصور کیا ہے آپ نے اُن کا؟" باپ کیا جواب دیتا ہوگا۔ ماں اپنے مُنہ تک آئے کلیجہ کو کس طرح اُتارتی ہوگی۔ زمین سسکیاں لیتی ہوگی، آسمان آنسو بہاتا ہوگا۔ چند ساعتوں میں پھر آہنی سلاخیں "ملزموں" اور ان کے پیاروں کے درمیان حائل ہو جاتی ہیں۔ بوجھل دلوں کے ساتھ اقرباء اپنے اُداس گھروں کو لوٹ آتے ہیں۔ اور ملزم پھر کال کوٹھڑی میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔

یہ مہذّب دُنیا ہے، یہ ترقی یافتہ دُنیا ہے۔ کوئی اُن سے پوچھنے والا نہیں کہ آخر اِن "ملزموں" کا جُرم کیا ہے؟ اگر کوئی پوچھے تو اندرونی معاملات میں مداخلت کا الزام عائد ہوتا ہے۔ گویا آج کی مہذّب دُنیا میں ہر مُلک اندرونی طور پر آزاد ہے بے گناہوں کو تختۂ دار پر لٹکانے میں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اِس بناء پر باہر کی دُنیا مداخلت سے احتراز کرتی ہے تو کیا اندرونی ضمیر بھی مر چکا ہے۔ کیا مُلک کے سرمایۂ شرافت کا بالکل ہی دیوالیہ نکل چکا ہے! کیا کوئی رجلِ رشید نہیں جو اِن ظالموں سے پُوچھے کہ کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر اتنی بھیانک سزا ـــ !؟ کلمہ طیبہ مٹانے والوں کی مزاحمت کرنے پر عُمر قید!! مسجدوں کی ناموس کی حفاظت کرنے پر تختۂ دار ـــ!!! بعض شرفاء آواز اُٹھاتے ہیں لیکن ظلم اور بربریت کے شور میں وہ آوازیں دب کر رہ گئی ہیں۔ بعض آواز اُٹھانا چاہتے ہیں لیکن سفّاک فوجی آمروں سے ڈرتے ہیں۔ اکثر تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ اور بعض اِس خونِ ناحق میں اپنے بدنصیب ہاتھ رنگے بیٹھے ہیں۔ لیکن کیا مظلوموں اور معصوموں کی آہوں اور گریہ و بکا کے بخارات یونہی آوارہ فضاؤں میں تحلیل ہو کر رہ جائیں گے؟ نہیں، یہ سب جمع ہو رہے ہیں۔ خوفناک بادل کی صُورت میں مجتمع ہو رہے ہیں۔ البتہ غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و استقامت کے کندھوں نے اِن بادلوں کو تھاما ہُوا ہے۔ اب یہ بادل آہستہ آہستہ بوجھل ہوتے جا رہے ہیں۔ جب صبر کے دامن سے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کے تیر نکل نکل کر اِن بادلوں کو حرکت دیں گے تو پھر نامعلوم کیا سے کیا ہو جائے گا۔ اور اِن ظالموں کے، اِن کے گھروندے کدھر بہہ جائیں گے ـــ!!

اے مُسلمان کہلانے والے بھائیو! خواہ کسی مُلک میں بستے ہو! دیکھو تو اِس نام نہاد اسلامی مملکت میں اسلام کے نام پر کیا ظلم ہو رہا ہے۔ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی حفاظت کرنے والوں کو تختۂ دار پر لٹکایا جا رہا ہے۔ کیا اب بھی تم خاموش رہو گے؟ کیا خُدا تمہاری زبان سے حساب نہ مانگے گا؟ کیا تمہارے ساتھ بھی تجاہلِ عارفانہ کا معاملہ نہ ہوگا؟ کیا تمہارے ہاتھوں سے نہ پُوچھے گا؟ کیا تمہارے دلوں سے گواہی نہ لے گا کہ تم نے آنکھیں بند کر کے اس ظلم پر بُرا بھی نہیں منایا تھا ـــ!!

دیکھو! فرعون جیسے جابر حکمران کی قوم کا ایک فرد جو دل سے تو موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کا قائل تھا مگر فرعون کی بربریت سے ڈر کر اپنے ایمان کو چھپائے پھرتا تھا۔ لیکن جب ظلم حد سے بڑھ گیا تو اُس سے رہا نہ گیا۔ اور بے اختیار اپنی قوم سے یوں گویا ہُوا: "اے میری قوم! کیا تم ایک آدمی کو صرف اِس لئے مارتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے۔ اے میری قوم! آج تمہاری ایسی حکومت ہے کہ تم مُلک پر غالب ہو۔ پس بتاؤ کہ اللہ کے عذاب کے مقابلہ میں اگر وہ ہم پر نازل ہو گیا تو ہماری کون مدد کرے گا؟

اے میری قوم! گزشتہ بڑی بڑی قوموں کی ہلاکت کے دن کی طرح میں تمہاری ہلاکت کے دن سے بھی ڈرتا ہوں۔ اے میری قوم! میں تم پر اُس دن سے ڈرتا ہوں جس دن لوگ ایک دوسرے کو مدد کے لئے پکاریں گے۔ اور آخر میں یہ کہہ کر اپنی نصیحت کو ختم کیا کہ میں جو کچھ تمہیں نصیحت کرتا ہوں اُس کو تم جلد ہی یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بالآخر نتیجہ کیا نکلا؟ خرمستیوں میں ڈوبی قوم کو تو ہوش نہ آیا۔ اور خدا کے عذاب نے آگھیرا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُس رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ کو اِس عذاب سے بچا لیا۔ (ملاحظہ ہو سُورۃ المؤمن ع۴ و ع۵)

جماعتِ احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر طرح اتمامِ حجت فرما دی ہے۔ اور واشگاف الفاظ میں متنبہ کرتے ہُوئے آپ فرماتے ہیں:-

"سوال یہ ہے کہ احمدی تو تیار ہیں۔ وہ کلمے کی حفاظت میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ مگر اے عالمِ اسلام! تم کیوں اِس سعادت سے محروم بیٹھے ہو۔ کیا تم میں کوئی غیرت، اسلام کی ہمدردی اور کلمۂ توحید کی محبت کی ایک رمق بھی تمہارے اندر باقی نہیں رہی؟ میں تمہیں بُلاتا ہوں اُس وحدت کی طرف جس میں سارا عالمِ اسلام مشترک ہے۔ یہ وہ ایک ہی جان ہے عالمِ اسلام کی جس میں کوئی اختلاف نہیں اور کوئی شک نہیں۔ شیعہ بھی اسی طرح کلمۂ توحید سے وابستہ ہے جس طرح سُنّی وابستہ ہے۔ احمدی بھی اسی طرح وابستہ ہے جس طرح کہ وہابی اور دیگر فرقہ والے وابستہ ہیں۔ یہ رُوح ہے اسلام کی۔ اس رُوح پر آج حملہ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں تمہیں بلاتا ہوں۔ غارِ حراء کے نام پر بُلاتا ہوں..... میں تمہیں سیدنا بلال حبشیؓ کے نام پر بلاتا ہوں کہ آؤ تم بھی اس غلام سے سبق سیکھو۔ جس نے کلمہ کی حفاظت کے لئے اپنے سارے آرام بیچ ڈالے تھے اور ایسے دُکھ برداشت کئے کہ اس کے تصوّر سے بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر تم آؤ گے اور اس نیک کام میں احمدیوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ گے تو میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ ہمیشہ زندہ رہو گے اور دُنیا کی کوئی طاقت تمہیں مٹا نہیں سکے گی۔ تم زمین پر بھی اجر پاؤ گے اور خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہمیشہ تمہارے کاشانوں پر برستی رہیں گی۔ لیکن اگر تم نے اِس آواز پر لبیک نہ کہا تو تم سے بڑھ کر محروم پھر اِس دُنیا میں اور کوئی نہیں ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کے بعد جب آپؐ کے نام پر حملہ کیا گیا، خدا کی وحدانیت کے گیت گاتے ہوئے جب اُس کی وحدانیت پر حملہ کیا گیا تو تم آرام سے بیٹھے رہے اور اپنے سیاسی شغلوں اور سیاسی مصالح کی خاطر تم نے ایک ذرہ بھی اِس بات کی پرواہ نہیں کی تو پھر یہ آسمان اور زمین تم پر رحمت نہیں بھیجیں گے۔ بلکہ ہمیشہ تمہارا نام لعنت کے ساتھ یاد کیا جاتا رہے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ مارچ ۱۹۸۵ء)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ عالمِ اسلام کی آنکھیں کھول دے۔ اور کلمہ طیبہ کی عزت و حفاظت کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر

اے سرزمینِ ربوہ حافظ ترا خُدا ہو

اے ساکنانِ ربوہ ہم کو ہے ناز تم پر — رحمت خدا کی برسے لیل و نہار تم پر
حق کی بقا کی خاطر سینہ سپر ہوئے ہو — باطل کا سر کچلنے دستِ خدا بنے ہو
راہِ خدا میں اپنا سب کچھ لُٹا رہے ہو — باغِ عدن میں اپنا تم گھر بنا رہے ہو
صبر و رضا کے پیکر، مہر و وفا کے مظہر — تم سے ہے منور ربوہ کا پاک منظر
یہ سر کسی کے آگے ہرگز نہ جھک سکے گا — پہلے کبھی جھکا ہے جو آج یہ جھکے گا؟
دیں کے مجاہدوں کا خود پاسباں خدا ہے — اُن کو مٹانے والا دنیا سے خود مٹے گا
لے کر لوائے احمد بڑھنا ہے آگے آگے — طوفاں ہو یا آندھی تھمنے لگے تمہارے آگے
سچ کے آگے جھوٹا ہر دم ہوا ہے نادم — باطل کے آگے حق کا اونچا رہے ہے پرچم
فتح و ظفر کا جھنڈا تم کو دیا خدا نے — اسلام ہوگا غالب ہاتھوں سے تمہارے
دھوئیں گے آنسوؤں سے راتوں کی ہم سیاہی — نورِ سحر کی ظاہر کر دیں گے ہم نشانی

لب پہ ترے ہمایوں ہر دم یہی دعا ہو
اے سرزمینِ ربوہ حافظ ترا خُدا ہو

مرحوم سید ہمایوں جاہ احمدی۔ ڈھاکہ۔ بنگلہ دیش۔
(مرسلہ ابنہٗ سید مقبول جاہ صاحب)

خطبۂ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۱ تبلیغ (فروری) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارۂ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ قائم مقام ایڈیٹر)

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

(البقرہ: ۱۵۴ تا ۱۵۸)

اور پھر فرمایا:-

آج کے خطبے میں مَیں احبابِ جماعت سے ساہیوال کیس کے متعلق کچھ باتیں کروں گا۔ ساہیوال کیس کے نام سے جو مقدمہ بعض احمدی مخلصین کے خلاف دائر کیا گیا تھا اس کا پس منظر مختصراً پھر مَیں بیان کر دیتا ہوں۔ کیونکہ ممکن ہے بعض نوجوانوں کو یا بعض دوسروں کو بھی ان واقعات کا یا علم ہی نہ ہوا ہو پوری طرح یا ذہن سے اُتر چکے ہوں۔

۲۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء کا یہ واقعہ ہے کہ ساہیوال کی مسجد میں صبح نماز کے بعد بعض مولویوں نے اور ان کے مدرسوں میں پڑھنے والے طلباء نے مِل کر ہلّہ بول دیا اور اپنے ساتھ وہ برش اور پینٹ (PAINT) وغیرہ لے کے آئے تھے تاکہ مسجد سے جہاں جہاں کلمۂ شہادۃ لکھا ہوا ہے اس کو مٹا دیں۔ چنانچہ باہر کی دیواروں پر اور باہر کے دروازے پر تو وہ مٹانے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن جب اندر مسجد کے دروازے میں جو اندر کا دروازہ ہے اُس پر سے

کلمہ مٹانے لگے

تو چند نوجوان جو وہاں اُس وقت موجود تھے اُنہوں نے مزاحمت کی اور یہ کہا کہ کسی قیمت پر بھی خواہ ہماری جان جائے ہم تمہیں اپنی مسجد سے کلمۂ شہادۃ نہیں مٹانے دیں گے۔ چونکہ اُن کی تعداد بہت زیادہ تھی ایک نوجوان کو تو انہوں نے وہیں پکڑ لیا اور باقیوں کو قتل کی دھمکی دیتے ہوئے مسجد پر حملہ کر کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی اُس وقت وہاں ایک نوجوان نے بندوق سے دو فضائی فائر کئے تاکہ ڈر کے بھاگ جائیں اور ڈر کر کچھ دیر کے لئے وہ بھاگ کے باہر نکل گئے لیکن پھر انہیں کے مولویوں نے ان کو کہا کہ یہ پٹاخے تھے تم کس بات سے ڈر رہے ہو۔ چنانچہ وہ دوبارہ ہلّہ بول کے اندر گئے۔ اُس وقت اپنی جان کے خطرے کے پیش نظر یا اس اعلیٰ مقصد کے لئے کہ کسی قیمت پر بھی وہ مسجد احمدیہ سے

کلمہ شہادۃ کو نہیں مٹنے دیں گے

اس لئے اُسی نوجوان نے دو فائر کئے اور اس کے نتیجے میں دو حملہ آور وہیں زخمی ہو کے گر گئے اور وہیں انہوں نے جان دے دی اور باقی بھاگ گئے اور کچھ عرصے کے بعد جو وہاں واقعات گزرے اس کی تفصیل میں جانے کا تو ذکر نہیں مگر پولیس نے جو ملزم گرفتار کئے جن پر الزام بتایا گیا وہ سات تھے۔ لیکن مقدمہ گیارہ کے خلاف درج کیا گیا۔ ان سات میں سے چار نوجوان وہ ہیں جو وہاں موجود تھے لیکن عملاً فائر کرنے والا صرف ایک نوجوان ہے۔ اور باقی تین کی طرف سے حملہ آوروں کو کسی قسم کی کوئی گزند نہیں پہنچی۔ باقی جتنے آدمی ہیں وہ موقعے پر موجود ہی نہیں تھے۔ ایک ہمارے مربی سلسلہ ہیں الیاس منیر صاحب وہ اوپر مسجد سے ملحقہ مکان میں اس وقت اپنے بیوی بچوں سے گفتگو کر رہے تھے یا تلاوت کر رہے تھے بہرحال وہ گھر میں تھے اُس وقت اُن کو جب فائر کی آواز آئی بندوق کے چلنے کی تو وہ نیچے آئے اُس وقت اُن کو پہلی دفعہ معلوم ہوا کہ کیا واقعہ ہوا ہے اور کچھ لوگ ایسے تھے جو ساہیوال میں ہی موجود نہیں تھے اُن گیارہ میں سے۔ وہ آٹھ آٹھ دس دس میل دُور دیہات میں رہنے والے تھے مگر ان علماء نے جانتے ہوئے، دیکھتے ہوئے کہ یہ سارا جھوٹ ہے نہ صرف یہ کہ اُن لوگوں کا نام پرچے میں درج کر دیا جن کا کوئی دُور سے بھی تعلق نہیں تھا بلکہ سراسر الف سے یے تک پوری کی پوری جھوٹی کہانی بنائی۔ چونکہ دو احمدی جن کے خلاف الزام تھا کہ انہوں نے قتل میں حصہ لیا ہے وہ وکیل تھے اور بار کونسل کے ممبر اور ہر دلعزیز ممبر تھے اس لئے ان مولویوں کے جھوٹ سے پردہ فاش کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی بن گیا کہ بار کونسل نے ایک بڑا شدید ریزولیشن پاس کیا اور اس بات کی گواہی دی کہ یہ جو احمدی ممبر ہیں ہماری کونسل کے ان کے متعلق تو ہم قطعی طور پر جانتے ہیں کہ ان کا دُور سے بھی اس واقعہ کا کوئی تعلق نہیں اس لئے ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کا نام خارج کیا جائے۔ اتنا یہ جھوٹ مشہور ہوا اُس علاقے میں کہ بہت سے

چوٹی کے شریف وکلاء

جو کریمنل کیسز (CRIMINAL CASES) کے ماہرین تھے۔ انہوں نے علماء کے مقدمے کی پیروی سے تو کلیتاً انکار کر دیا انہوں نے کہا اتنا جھوٹا مقدمہ ایسا ظالمانہ الزام، کہ معصوم وہ جن کا کوئی دُور سے بھی تعلق نہیں اُن کو تم شامل کر رہے ہو اور پھر ساری کہانی الف سے یے تک جھوٹی ہے۔ کلمہ مٹانے جا رہے ہو اور بیان یہ دے رہے ہو کہ ہم یہ سُننے گئے تھے کہ مسجد میں اذان تو نہیں ہو رہی اور یہ سُننے کے لئے اُس وقت گئے تھے جبکہ نماز بھی ختم ہو چکی تھی اور نمازی اپنے اپنے گھروں کو بھی جا چکے تھے اور انہوں نے کہا، ہم اندر گئے بھی نہیں، یہ بھی مولویوں کا بیان ہے ہم تو صرف کھڑے سُن رہے تھے اس پر فلاں فلاں شخص نے اس طرح فائرنگ کی اور اس طرح حملہ کر کے

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مَادِر صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ہمیں قتل کیا اور پھر گھسیٹ کے اندر لے گئے یہ بتانے کے لئے کہ گویا ہم اندر گئے تھے۔ تو چونکہ وکلاء جانتے تھے کہ سارے کا سارا معاملہ جھوٹ ہے۔ ویسے تو جھوٹے مقدمات عدالتوں میں چلتے ہی ہیں اور پاکستان کی عدالتیں تو خوب اچھی طرح جھوٹے مقدمات سے آشنا ہیں وہاں تو سچے مقدمے کی تلاش کرنی پڑتی ہے لیکن اس معاملے میں وکلاء کی کراہت اس بناء پر تھی کہ جھوٹ بولتے ہو اور یہ گند کھاتے ہو تو دنیا کے نام پہ جو چاہو کرو

اسلام کے نام پر

جھوٹ بولتے ہوئے تم لوگوں کو حیا نہیں آتی اور ہمیں ملوث کرنا چاہتے ہو تو ایک طرف علماء دین کی یہ جرأت اور بیباکی تھی کہ خدا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نام کی قسمیں کھا کر اور قرآن اٹھا اٹھا کر اس کلیتاً بے بنیاد واقعات کی شہادت دے رہے تھے اور دوسری طرف وہ جن کو دنیا دار کہا جاتا ہے وہ عام وکلاء اپنی روزی کمانے والے جن کا ظاہری طور پر دین سے تعلق نہیں ہے وہ حیا محسوس کر رہے تھے کہ اس مقدمہ میں فیس لے کر بھی کسی طرح ملوث ہو جائیں۔ چنانچہ ان کو پھر ثانوی درجے کے بلکہ ثالث درجے کے وکیل ڈھونڈنے پڑے اور وہ بھی ایسے جو پہلے ہی ان کی طرح تعصبات کا شکار تھے۔ وکیل تو بہرحال حکومت ہی مقرر کرتی ہے سب مقدمات میں۔ لیکن اس کی مدد اور اعانت کے لئے کہانی بنانے کے لئے، کس طرح پرچہ درج ہونا چاہیئے، کس طرح پیروی ہونی چاہیئے۔ یہ ساری باتوں میں بہرحال ان کو وکلاء کی ضرورت تھی۔ چار ان میں سے چونکہ جا چکے تھے اس علاقے کو چھوڑ کر پہلے ان کو علم ہو گیا تھا اس لئے ان پر تو پولیس قبضہ نہیں کر سکی لیکن جو سات تھے ان کو طرح طرح کا تشدد کا نشانہ بنایا گیا بہت لمبی، کوئی ڈیڑھ سال کا عرصہ یا اس سے زائد عرصہ ہو گیا قریباً، بہت شدید تکلیفیں پہنچائی گئیں لیکن اللہ کے فضل سے وہ لوگ ثابت قدم رہے اور جو دو وکلاء بعد میں پیش ہوئے ان کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وہاں کے وکلاء کا اتنا زور تھا، اتنا دباؤ تھا حکومت پر، وہ غیر احمدی تھے ان کا احمدیت سے کوئی بھی تعلق نہیں تھا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے جو ظلم کرنے ہیں دوسروں پر کرو مگر ہم اپنی برادری پر ہاتھ نہیں ڈالنے دیں گے تو یہ برادری کی روح جو ہے یہ وہاں ان کے کام آئی اور اس کے نتیجے میں ان کو بری کر دیا گیا مگر چند مہینے کی قید کی مصیبت کے بعد۔

اس مقدمے کا جو فیصلہ سنایا گیا ہے اس کی رو سے دو احمدیوں کو جن میں ایک ہمارے مربی سلسلہ بھی ہیں

موت کی سزا سنائی گئی ہے

اور باقی کو عمر قید۔ پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ سال قید بامشقت۔ یہ مقدمہ تو شروع سے آخر تک جھوٹ ہی جھوٹ ہے لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ اس فیصلے کی توثیق صدر نے خود کی ہے اور فخر کے ساتھ اس بات کا اعلان کروایا ہے اخبارات میں۔ کہ اس قتل کے ذمہ دار جو احمدیوں کا قتل کرنے کا ہم ارادہ رکھتے ہیں اس کے ذمہ دار صدر پاکستان ہیں اور انہی کی توثیق سے یہ سزا جاری کی جارہی ہے یہ پہلو جو ہے یہ تعجب انگیز ہے اس لحاظ سے کہ دنیا بھر میں مقدمات ہوتے ہیں قتل ہو جاتے ہیں۔ واقعتاً سچے مقدمات میں بھی سزائیں ملتی ہیں مگر ملکوں کے صدر کبھی اپنے نام کو ان باتوں میں ملوث نہیں کیا کرتے۔ عدلیہ کارروائی ہوتی ہے سچا ہو یا جھوٹی ہو لیکن ایک

ملک کا صدر

فخر سے یہ اعلان کرے کہ یہ جو قتل ہونے والے ہیں ان کا فیصلہ میں نے کیا ہے۔ یہ بات نہ صرف عموماً تعجب انگیز ہے بلکہ اس لئے بھی کہ یہ فیصلہ کرنے والے کی دہریت کی علامت بتاتی ہے۔ دہریت سے پردہ اٹھاتی ہے۔ دنیا کے نام پر مظالم کرنے والے بعض دفعہ خدا کے قائل بھی ہوتے ہیں تو غفلت کی حالت میں ظلم کر جایا کرتے ہیں مگر ایک شخص جو خدا کے نام پر ظلم کر رہا ہو اور معصوم انسان کے قتل کا فیصلہ کر رہا ہو، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کو خدا پر ایمان ہو یا اس بات پر یقین ہو کہ وہ جواب دہ ہوگا قیامت کے دن۔ جواب دہی کے تصور سے تو دنیا لرزتی ہے۔ جتنے استبداد ہیں دنیا میں وہ قائم ہیں ان سب کی طاقت کا راز جواب دہی میں ہے۔ جتنے ڈکٹیٹر دنیا پہ مسلط ہیں اور معصوموں کا خون بہا رہے ہیں یا انسانی حقوق چھین رہے ہیں ان کی طاقت کا راز اس بات میں ہے کہ اگر کوئی شخص ان کے خلاف اٹھنے کی کوشش کرے اس کو بھی پتہ ہے کہ خواہ وہ ظالم ہے خواہ اس کا حکومت کرنے کا حق نہیں بھی ہے تب بھی اس کے سامنے میں جواب دہ ہوں اور ایک صاحب استبداد کے سامنے، صاحب جبروت کے سامنے انسان جواب دہی سے ڈرتا ہے۔ اس لئے کیسے ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھتا ہو وہ شخص۔ جانتا ہو کہ مرنے کے بعد اس کی گردن خدا کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اور وہ منتقم، ذوالانتقام ہے اور اس کی پکڑ سے پھر کوئی دنیا کی طاقت بچا نہیں سکتی بڑے اور چھوٹے ہر ایک کی گردن اس کے ہاتھ میں ہے۔ جو شخص اس کی جواب دہی کا یقین رکھتا ہو وہ آنکھیں کھول کر اتنا ظالمانہ، بیباکانہ فیصلہ اس کے نام پر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے بعد پھر اس کے بچنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔ دنیا کے ظلم بعض دفعہ معاف بھی ہو جاتے ہیں انسان کے اندر جب پشیمانی ہو، اور حیا پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے لیکن

خدا کے نام پر ظلم کرنے والے

کے لئے بخشش کی کوئی راہ میں نہیں دیکھتا۔ نہ مذہبی تاریخ میں اس قسم کی بخشش کا کوئی ذکر ملتا ہے اس لئے سوائے اس کے کہ کوئی شخص پوری طرح دہریہ ہو چکا ہو خدا کے متعلق اور جانتا ہو کہ کوئی خدا نہیں ہے اور یہ جانتا ہو کہ کوئی جواب دہی نہیں ہے اس سے اوپر کوئی ہستی نہیں ہے اس وقت تک جب تک یہ صورت حال نہ ہو کوئی یہ فیصلہ نہیں کر سکتا اس لئے جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہ یہ معاملہ تو جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ میں دیتی ہے۔ قرآن سے یہ ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایسے فیصلے ہوتے رہے ہیں بعض ظالموں کو ظلم کا موقعہ بھی مل جاتا رہا ہے لیکن خدا کی پکڑ ضرور ظاہر ہوئی ہے ان کے متعلق۔ آہستہ آئی ہو یا دیر سے آئی ہو خدا کی پکڑ نے ایسے صاحب جبروت لوگوں کو جو اپنے آپ کو صاحب جبروت سمجھتے تھے اور خدا تعالیٰ کو بے طاقت اور بے اختیار جانتے تھے یا اس کے وجود ہی کے قائل نہیں تھے ان کے اس طرح نام و نشان دنیا سے مٹا دیئے کہ عزت کا ہر پہلو ان کے ناموں سے مٹ گیا اور ذلت کے سارے پہلو ان کے ناموں کے ساتھ لگے ہوئے ہمیشہ کے لئے زندہ رہ گئے رہتی دنیا تک رحمتوں کی بجائے لعنتوں سے یاد کرنے کے لئے وہ نام باقی رکھے گئے اس لئے ہم تو اس خدا کو جانتے ہیں اس صاحب جبروت کو جانتے ہیں کسی اور خدا کی خدائی کے قائل نہیں۔ اس لئے احمدیوں کا سر ان ظالمانہ سزاؤں کے نتیجے میں جھکے گا نہیں بلکہ اور بلند ہوگا اور بلند ہوگا یہاں تک کہ خدا کی غیرت یہ فیصلہ کرے گی کہ دنیا میں سب سے زیادہ

سربلندی احمدی کے سر کو نصیب ہوگی

کیونکہ یہی وہ سر ہے جو خدا کے حضور سب سے زیادہ عاجزانہ طور پر جھکنے والا سر ہے یہ جو دوبارہ باسی کڑھی میں ابال آرہا ہے اب میں اس کے پس منظر سے متعلق کچھ باتیں بیان کرکے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ عرصے سے حکومت کی طرف سے نہایت جابرانہ اور ظالمانہ مخالفت میں کچھ کمی محسوس ہو رہی تھی جیسے ایک آدمی تھک چکا ہو ایک ذلیل حرکت کرتے کرتے اور بالآخر اس کو چھوڑ رہا ہو لیکن گزشتہ چند دنوں سے یہ ذلت اور یہ کمینگی پھر چمک اٹھی ہے باسی کڑھی میں جیسے ابال آتا ہے ویسے ہی ایک دوبارہ اس احمدیت دشمنی میں ایک نیا ولولہ پیدا ہو رہا ہے گورنرز بیان دے رہے ہیں وزراء اعلیٰ بیان دے رہے ہیں کہ جو کمی پیچھے رہ گئی تھی مارشل لاء کی طرف سے وہ ہم پوری کریں گے اب۔ اور پہلے احمدیت نہیں مٹ سکی تھی تو اب ہم اسے مٹائے چھوڑیں گے۔ اس کی وجہ کیا ہے آخر؟ کیوں اچانک بیٹھے بیٹھے ان کو دوبارہ یہ جوش اٹھا ہے۔ اس کی وجہ تو بڑی واضح ہے۔ بات یہ ہے کہ ایک آمر جب بھی حکومت پہ قبضہ کرتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ اس سے اب پیچھے ہٹنے کی کوئی راہ نہیں ہے جانتا ہے کہ جب بھی وہ اترے گا اس کی گردن ان مظلوموں کے ہاتھ میں ہوگی جو پہلے اس کے ظلم کا نشانہ بن چکے ہیں اس لئے عملاً وہ یہ فیصلہ کرنے کے بعد آمر بنتا ہے کہ اب میں نے

کبھی اس طاقت کے مقام سے الگ نہیں ہونا اور کسی قیمت پر نہیں ہونا اور ایسے لوگ بسا اوقات اپنی ایک حقیر جان بچانے کے لئے

لکھوکھا انسانوں کے خون سے

ہولی کھیلتے ہیں۔ سٹالن نے جتنے قتل کروائے ہیں اپنی جان بچانے کے لئے یہ جانتے ہوئے کہ اگر میں نے ذرا بھی کمزوری دکھائی تو لازمًا میں گولی کا نشانہ بنایا جاؤں گا اور جو میں ظلم کر چکا ہوں اُس کے بدلے اُتارے جائیں گے، اتنے قتل و خون کروائے ہیں کہ اب اگر جب ہم تاریخ پر نظر ڈالیں تو یقین نہیں آتا کہ یہ ہو سکتا ہے۔ ابتداء میں جب میں نے سُنے ہیں وہ اعداد و شمار تو میں یہی سمجھتا تھا کہ مغربی پروپیگنڈہ ہے لیکن بعد ازاں جب روسی حکومتیں تبدیل ہوتی رہیں اور اس بات کی توثیق کرتی رہیں کہ سٹالن نے واقعتًا لکھوکھا انسانوں کو محض اس خوف سے قتل کروا یا کہ اس کے خلاف وہ بغاوت نہ کھڑی کر دیں تو اُس وقت مجھے سمجھ آئی کہ ایک ڈکٹیٹر کو اپنی جان کے بدلے میں دُنیا کی کسی جان کی کسی قدر کی کوئی قیمت نہیں ہوتی اور یہی وہ دہریت ہے۔ یہی وہ نمرودیت ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں بارہا ملتا ہے۔ ڈکٹیٹر خواہ مذہب کی دنیا میں ظاہر ہو یا غیر مذہبی دنیا میں ظاہر ہو وہ سوائے اپنے کے کسی اور کو خدا نہیں جان سکتا۔ اس کی نفسیات کے خلاف ہے یہ۔

ڈکٹیٹر بننا

ایک دہریت کے ساتھ ایسا گہرا تعلق رکھتا ہے کہ گویا دہریت اس کی ماں ہے جس کی آغوش میں ڈکٹیٹر شپ پلتی ہے ورنہ مذہبی دُنیا میں جہاں جواب دہی کا تصور موجود ہے وہاں ڈکٹیٹر کا تصور قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی بنیادی فرق ہے ایک نبی کے صاحبِ حُکم ہونے میں اور ایک دُنیادار کے صاحبِ حُکم ہونے میں۔ ایک خلیفہ کے صاحبِ حُکم ہونے میں اور ایک آمر کے صاحبِ حُکم ہونے میں۔ نبی کی تو جان نکل رہی ہوتی ہے خدا کے خوف سے۔ وہ جواب دہ ہوتا ہے ایک بہت ہی بالا اور ذوالاقتدار ہستی کے سامنے۔ اور اسی طرح اس سے بہت عاجز تر خلفاء کی بھی یہی دلی کیفیت ہوتی ہے۔ وہ تو سوچ بھی نہیں سکتے کہ اپنے اختیارات کو کسی رنگ میں بھی آمرانہ طور پر استعمال کریں اُن کا تو وہی حال ہوتا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بستر مرگ پر تھا۔ بڑی بے قراری سے جان دی، بہت تڑپ رہے تھے اور بار بار اپنے ربّ کے حضور یہ عرض کرتے تھے لَالِیَ وَلَا عَلَیَّ۔ لَالِیَ وَلَا عَلَیَّ۔ اے خدا میں تجھے جواب دہ ہوں۔ میرا آخری وقت آپہنچا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا سلوک کیا جائے گا اتنے میرے گناہ ہیں، اتنی کمزوریاں ہیں، ایسی غلطیاں ہوئی ہوں گی مجھ سے، اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کہ ان کا خوف میری جان کو کھائے جا رہا ہے۔ پس میں اپنی نیکیوں کا کوئی اجر تجھ سے طلب نہیں کرتا میرے آقا۔ میری غلطیوں سے پردہ پوشی فرمانا

لَالِیَ وَلَا عَلَیَّ

مجھے بے شک کچھ نہ دے مگر میرے خلاف کچھ نہ رکھنا۔ اس کیفیت کا آدمی جو اس کیفیت کے ساتھ زندہ رہا ہو اور اس کیفیت میں جان دے رہا ہو وہ کیسے آمر بن سکتا ہے۔ پس دُنیا کی آمریت کا دہریت سے تعلق ہے۔ اور مذہبی بظاہر آمریت کا گہرا خدا سے تعلق ہے اور دونوں میں تضاد اتنا زیادہ ہے کہ جیسے بُعد المشرقین ہو۔ دونوں کے اظہار بالکل مختلف ہو جاتے ہیں۔ دونوں کی طرز عمل بالکل بدل جاتی ہے اور کوئی دور کی بھی مشابہت ایک دوسرے کے ساتھ نہیں رہتی۔ پس میں جب دُنیا کی آمریت کی بات کرتا ہوں تو یہ قطعی اور لازمی حقیقت ہے کہ یہ دہریت کی گود میں پلتی ہے۔ دہریت کا دُودھ پی کر جوان ہوتی ہے اور دہریت کی قبر میں ہی جان دیتی ہے اور ایسے موقعے پر ایک مومن کے لئے سوائے اس کے کوئی بھی راہ باقی نہیں رہتی کہ وہ کلیتًا ان معاملات کو اپنے ربّ کے سپرد کر دے اور یہ کہے کہ اے خدا ہم بیچ میں سے ہٹ گئے ہیں بیچ میں سے۔ اب تو جانے اور تیرے یہ سرکش بندے جانیں جن کو بندہ ہوتے ہوئے بھی بندگی کی توفیق نہیں ملی جو مقدس نام لے لے کر نہایت بھیانک اور گھنونے کام کرتے رہے اور ایک لمحہ بھی ان کے دل میں خوفِ خدا نہ آیا۔ اب تُو جانے تُو مالک ہے اور تُو خالق ہے اور یہ تیرے بندے کہلانے والے لوگ جانیں۔

پس جماعتِ احمدیہ کا جہاں تک تعلق ہے وہ تو یہی ایک صورت ہے لیکن ایسا شخص جو خدا کو نہیں مانتا وہ دنیا کو ضرور مانتا ہے۔ جو خدا کا خوف نہیں کھاتا وہ دنیا سے ضرور خوف کھاتا ہے اور جتنا زیادہ اپنی سفاکی اور ظلم میں بڑھتا چلا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ دنیا کا خوف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان حالات میں دوبارہ

اس باسی کڑی کو اُبال آیا ہے

موجودہ آمریت خواہ کسی بھیس میں پل رہی ہو ایک سیاستدان کا جمہوری لبادہ لے کر آئے یا ایک مولوی کا لبادہ اوڑھ کر آئے جس شکل میں بھی ہو بنیادی طور پر تو وہی آمریت ہے جو ہم سمجھے ہوئے ہیں اُسے جس بھیس میں جو آئے

وہی کیفیت ہے۔ اس آمریت کی بنیادی طاقتوں کو اب یہ یقین ہو چکا ہے کہ زیادہ دیر تک یہ صورتِ حال باقی اب نہیں رہ سکتی۔ وہ غیور اور صاحبِ فہم سیاستدان جو حقیقتًا ملک میں جمہوری آزادی لانا چاہتے ہیں اور غیرت بھی رکھتے ہیں اور بصیرت بھی رکھتے ہیں وہ تو حکومت سے باہر بیٹھے ہوئے ہیں اور جتنا وقت گزر رہا ہے اُن کی بے چینی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ساری قوم کو وہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھ رہے ہیں اور ان زنجیروں کو، ان کے حلقوں کو زیادہ تنگ کیا جا رہا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ اب جو آمریت ٹھونسی جائے گی یہ اسلام کے نام پر مُلّا کی آمریت ہو گی اور اس آمریت سے پھر چھٹکارا پانا بہت ہی مشکل ہو جائے گا اس لئے سارے پاکستان کے صاحبِ بصیرت سیاستدان بہت بے تاب ہو چکے ہیں اور بے چین ہو چکے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے حق میں جو اُن کے بیانات آتے رہتے ہیں اس وجہ سے نہیں کہ جماعتِ احمدیہ سے ان کو محبت ہے وہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے نام پر ساری قوم کو پاگل اور بے وقوف بنایا جا رہا ہے اور جس مُلّا کو اوپر لایا جا رہا ہے یہ اگر ایک دفعہ اوپر آگیا تو پھر اس کے پھندے سے نجات پانا قوم کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ اُن کی تاریخِ عالَم پر نظر ہے۔ چنانچہ اصغر خاں صاحب نے جو ایک کتاب لکھی موجودہ حالات پر۔ اس میں اس بات کو کھول کر بیان کیا ہے کہ تاریخِ عالَم سے ثابت ہے کہ

مُلّا کی حکومت

جب بھی قائم ہوئی ہے اس نے قوم کو برباد کیا ہے اور یہ اس طرح ختم نہیں ہُوا کرتی کہ ملک کے کچھ دور لوگ ان سے یہ عنان لے لیں۔ یہ اس طرح ختم ہُوا

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو" (کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۷/۱ رابندرا سرانی. کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون: 27.0441
گرام: GLOBEXPORT

کرتی ہے کہ غیر ملک آکر پھر ایسے ملکوں پر قبضہ کیا کرتے ہیں کیونکہ ان کی حکومتیں ہمیشہ غداریوں پر منتج ہوتی ہیں اور اپنے وطن کو غیروں کے سپرد کرنے پر ان کی حکومتوں کا انجام ہوتا ہے۔ پس ان کی بے چینی بڑھ رہی ہے اور اب وہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ ہر قیمت پر ہمیں ملائیت سے نجات حاصل کرنی ہوگی ورنہ یہ قوم کے لئے ایک "پیر تسمہ پا" ثابت ہوگا۔

"پیر تسمہ پا" کا لفظ شاید انگلستان کے نوجوان کو سمجھ نہ آسکے اس لئے میں اس کی مختصر تشریح کر دیتا ہوں۔ سندباد جہازی کے قصوں میں ایک یہ بھی قصہ ہے کہ ایک ایسے جزیرے پر اس کا جہاز ٹوٹا جہاں کہیں انسان کی تو کوئی خوبو نظر نہیں آتی تھی کوئی اس کا وجود نہیں ملتا تھا لیکن ویسے بہت زرخیز جزیرہ تھا۔ بہت پھل ہر قسم کی خدا تعالیٰ کی طرف سے طبعی نعمتیں مہیا تھیں۔ وہ اس جزیرے میں بس گیا۔ پھل ول ہر چیز اچھی ملتی تھی کھانے کو۔ اچھی زندگی گزر رہی تھی مگر تنہائی نے مصیبت ڈالی ہوئی تھی۔ ایک دفعہ گزرتے ہوئے اس کو ایک انسانی آواز آئی۔ اس نے دیکھا تو ایک درخت کے نیچے ایک بہت ہی بوڑھا آدمی جس کی سفید ریش زمین کو چھو رہی تھی اور سر کے بال بھی لمبے اور سفید تھے ہاتھ میں تسبیح پکڑی ہوئی اور ذکر الٰہی میں گویا بظاہر ذکر الٰہی میں مصروف تھا۔ اس نے اس کو آواز دی اس نے کہا کہ میاں ذرا ادھر آؤ۔ دیکھو میری ٹانگیں۔ ان ٹانگوں میں خود کھڑے ہونے کی طاقت نہیں ہے اس نے دیکھا تو واقعی جس طرح ربڑ کی چیز ہو اس طرح وہ ٹانگیں لٹکی ہوئی تھیں ان میں واقعتاً کوئی طاقت نہیں تھی اس نے کہا میں تو دوسرے کے سہارے کا محتاج ہوں۔ اس لئے تم اتنا مجھ پہ احسان کرو کہ مجھے اپنے کندھے پر بٹھا لو تاکہ میں اپنے ہاتھ سے تازہ پھل توڑ کر کھاؤں اور یہ بھی مزا لوں جو ٹانگوں والے مزے لیتے ہیں۔ اس کو یہ کہانی سن کے بڑا رحم آیا اس نے کہا کہ اس میں تو کوئی بات نہیں میں آپ کو اپنے کندھے پر بٹھا لیتا ہوں۔ چنانچہ دونوں ٹانگیں اس نے ایک اس طرف اور ایک اس طرف رکھ کے اس کو اپنے کندھے پر بٹھایا اور پھل کھلایا۔ جب وہ پھل کھا چکا تو اس نے کہا اچھا بابا اب میں آپ کو اتارتا ہوں اس نے کہا اب تو نہیں میں اتروں گا۔ اب تو مجھے جو مزا پڑ گیا ہے کسی کے

کندھے پر سوار ہو کر

پھل کھانے کا، میں اتنا ہی پاگل ہوں کہ اس مزے کو اب چھوڑ دوں اس سے محروم رہ جاؤں۔ اب تو ہر حالت میں یہ ٹانگیں تمہاری گردن پہ اس کا ہار ہی رہیں گی۔ چنانچہ اس نے کس کر اور اس ٹانگوں کو پھندہ بنا کے اس کی گردن میں ڈال دیا۔ جب وہ اس کو گرانے کا ارادہ کرتا تھا وہ پھندہ اور زیادہ سخت ہو جاتا تھا..........

ملاں کی بھی کوئی ٹانگ نہیں ہے۔ حکومت کرنے کی کوئی ٹانگ نہیں ہے۔ کوئی جواز نہیں ہے کہ یہ حکومت پر آئے۔ اس کو کوئی دنیا کی نظم و احترام سے تعلق ہی نہیں ہے اس کو سمجھ ہی نہیں ہے کہ سیاست ہوتی کیا ہے۔ اس کو تقویٰ کا بھی علم نہیں، اس کو عدل کا بھی علم نہیں، اس کو انصاف کا کوئی تصور نہیں دنیا کے جغرافیہ تک سے ناواقف ہے آج تک یہ بھی نہیں مانتا کہ چاند پر بھی کوئی انسان پہنچ چکا ہے۔ اس قسم کا ملاں جو نہ دین کا علم رکھتا ہو، نہ دنیا کا علم رکھتا ہو قرآن کریم کی وہ تفسیریں پڑھتا ہو جو گزشتہ زمانے میں بڑے بڑے بزرگوں نے لکھیں مگر حالات سے ناواقفیت کے نتیجے میں بہت سی غلط باتیں قرآن کی طرف منسوب کر چکے ہیں ان کی دنیا وہی وسطی ازمنہ کی دنیا ہے

اس زمانے کی انسان کی سوچ ان کی سوچ ہے اور چونکہ دل تقویٰ سے خالی ہیں اس لئے علم بجائے نیکی پھیلانے کے ظلم اور سفاکی پھیلانے کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ اپنی برتے پر ملاں کبھی دنیا میں حکومت نہیں کر سکتا کوئی قوم کبھی کسی ملاں کی حکومت کو برداشت نہیں کر سکتی اگر اسے اختیار ہو سمجھنے کا۔ اس لئے درحقیقت یہ مثال ان پر صادق آتی ہے کہ ان کی اپنی ٹانگیں نہیں ہیں پھل کھانے کے لئے۔ ہمیشہ سے اس طرح زندگی گزاری کہ گرا ہوا پھل کھاتے رہے ہمارے دیہات میں، ہمارے شہروں میں ان کی حیثیت وہ صدقہ خیرات، زکوٰۃ کھانے والوں کی سی رہی ہے۔ بہت سے بعض ان میں شرفاء بھی ہیں، باغیرت بھی ہیں، اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونا بھی جانتے ہیں لیکن انفرادی حیثیت ہے۔ انسٹی ٹیوشن کے لحاظ سے ایک نظام کے اعتبار سے یہ ہمیشہ مرہون منت رہے ہیں دوسروں کی رحمدلی کا اور جو رزق ان کی جھولی میں ڈالا گیا اسی پر غنیمت کی۔ ان کا بھی تو دل چاہتا ہے کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ لیکن پاؤں ہیں نہیں تو کھڑے کس پر ہوں اس لئے اسلامی تاریخ میں ملاں نے جب بھی پھل پہ براہ راست ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے وہ دوسروں پر سوار ہوا ہے۔ اسلامی سیاستدانوں پر سوار ہوا ہے، اسلامی بادشاہوں پر سوار ہوا ہے اور ان کے کندھے پر بیٹھ کر اس نے پھلوں پر ہاتھ ڈالے ہیں اور وہ تو یہ سمجھتے رہے کہ یہ عارضی قصہ ہے ہماری طرف سے اتنے احسان ہو رہے ہیں اس قوم پر تو کچھ دیر سہی لیکن

ہمیشہ ملاں پیر تسمہ پا بنا ہے قوموں کیلئے

اور کبھی بھی اس نے پھر اپنے پھندے سے ان گردنوں کو آزاد نہیں کیا۔ کہانی کے مطابق وہ سیاح جو پیر تسمہ پا کے پھندے میں جکڑا گیا تھا اس کی نجات کا تو بالآخر سامان ہو گیا۔ لیکن بدقسمتی سے حقیقی دنیا میں یہ ان قوموں کی نجات کا تو کوئی سامان نہیں پاتے۔ جن لوگوں کی گردنیں ایک دفعہ ملاں کے پھندے میں جکڑی گئی ہیں پھر وہ کبھی آزاد نہیں ہوئیں۔ یہی وجہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج ہمارا سیاستدان جو باشعور ہے اور باغیرت ہے اور باحیا ہے۔ جس نے اس حکومت کے سامنے سر جھکانے سے ہر قیمت پر انکار کر دیا وہ کلیۃً گفت و شنید سے مایوس ہو چکا ہے اور جانتا ہے کہ ساری قوم کو لے کے اسے گلیوں میں نکلنا پڑے گا ایک خونی منظر اپنے ملک کو آزاد کروانے کے لئے خون کی قربانی دینی ہوگی اور اس کے سوا اب کوئی چارہ باقی نہیں رہا ان حالات کو موجودہ وقت کے حکمران بھی دیکھ رہے ہیں اور وہ سیاستدان بھی دیکھ رہے ہیں جنہوں نے اپنے اصول کو بیچا ہے چند دن کی حکومت کے لئے اور آمر سے تعاون کیا ہے اس لئے وہ مجبور ہیں کہ اس آگ کو بٹانے کے لئے اس کا رخ موڑنے کے لئے کچھ اور فساد کھڑے کئے جائیں، اور جماعت احمدیہ سے بہتر ان کو اور کوئی سہارا نہیں مل رہا۔ ایک اور بھی ہے وہ ہے شیعہ ازم کا اور پاکستان کے اخبارات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو رہا ہے کہ

شیعہ ازم کو بھی

ابھارنے کے لئے پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اب تک احمدیوں کے متعلق جو کچھ بھی کھیل کھیلے گئے ہیں عوام باخبر ہو چکے ہیں اور پوری طرح اٹھ نہیں سکے جیسا کہ ان کو توقع تھی۔ لیکن یہ سمجھتے ہیں کہ ایرانی حکومت کی، شیعہ حکومت کی سُنّی حکومتوں سے لڑائی کے نتیجے میں

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاج دعا :- اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائنز جے اینڈ انٹر پرائسز

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.K. ROAD BANGLORE
PH. NO. 228666 PIN: 560002

بالعموم شیعہ اور سنی عالم بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں، خوف کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ شیعہ سوال اگر اٹھایا جائے تو ہو سکتا ہے ہماری جان چند دن اور کیفر کردار تک پہنچانے والوں کے ہاتھ سے بچ جائے اس لئے بے اختیار اور مجبور ہو گئے ہوئے ہیں اس بات کے لئے کہ کوئی بہانہ ڈھونڈیں ملک میں کوئی ایسے فساد برپا کریں جس کے نتیجے میں قوم کی توجہ ہٹ جائے اور قوم، سیاستدانوں کے ہاتھوں میں آنے کی بجائے ہمارے ہاتھوں میں اور مُلاّ کے ہاتھوں میں کھیلے۔ اس کا کیا انجام ہوگا وہ تو واضح ہے کیونکہ ہماری تو قرآن کریم کی تاریخ پر نظر ہے ہم اس انجام کو اسی طرح دیکھ رہے ہیں جیسے ماضی کو دیکھا کرتے ہیں لیکن ان کو نظر نہیں آرہا اور یہی کوشش کر رہے ہیں کہ جس طرح بھی ہو ہم ان مذہبی سوالات کو اٹھائیں اور اس کے نتیجے میں عوام کے جذبات کو انگیخت کر کے توجہ کو دوسری طرف منتقل کر دیں اس لئے جماعت احمدیہ پاکستان کو بالخصوص میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے گزشتہ سال اور اس سے پیوستہ سال نہایت ہی صبر اور استقامت کے ساتھ، دعاؤں کے ساتھ، عزم اور ہمت کے ساتھ، عشق و وفا کے ساتھ، خدا کی راہ میں تکلیفیں اٹھاتے ہوئے تسلیم و رضا کے ساتھ دن گزارے تھے اسی طرح اُن روایات کو زندہ رکھیں اور ان سے پیچھے نہ ہٹیں بلکہ آگے بڑھائیں اور کسی قسم کا ظلم بھی جس کی کوئی بھی انتہا ہو سکتی ہے وہ حکومت کی طرف سے توڑا جائے یا عوام کی طرف سے ظاہر ہو اس کو خدا کے نام پر خدا کی خاطر

صبر ان مومن کی طرح برداشت کریں

ہم نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ ان کو یہ توفیق بخشے گا کہ نہیں کہ اپنے ان ظالمانہ فیصلے پر عمل پیرا ہو سکیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کے ہاتھ میں جو تدبیریں رکھی ہیں ان تدبیروں سے بھی ہم کام لے رہے ہیں اور لیتے رہیں گے اور تقدیروں کے رُخ بدلنے کے لئے جو دعا کے ہتھیار ہمیں عطا کئے ہیں ہم ان دعاؤں سے بھی کام لیتے رہیں گے کیونکہ دعاؤں کے ذریعے تقدیریں بھی ٹل جایا کرتی ہیں لیکن اس کے باوجود خدا کی مرضی بہرحال غالب رہے گی اگر خدا نے کسی قوم کو شہادت کی سعادت عطا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو ہم اس کی ہر رضا پر راضی رہیں گے لیکن میں جماعت احمدیہ پاکستان کو یاد دلاتا ہوں کہ اگر یہ شہادت ان کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے تو وہ پہلے سے زیادہ عزم اور حوصلے کے ساتھ اس بات کا عہد کریں کہ جس طرح اُن نوجوانوں نے اپنے عہد کو پورا کیا اور خدا کی خاطر اپنے پیارے بیوی اور بچوں سے منہ موڑا۔ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کو دیکھا اور اُسے خدا کے نام پر قبول کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور یہ فیصلہ کیا کہ کلمۂ شہادت کی عزت اور ناموس پر حرف نہیں آنے دیں گے خواہ اُن کی گردنیں ایک

تختۂ دار پر لٹکا دی جائیں

اور یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنے بیوی اور بچوں کی بیوگی اور یتیمی کو قبول کر لیں گے لیکن یہ نہیں قبول کریں گے کہ خدا کی عبادت گاہوں کو دنیا کے ذلیل انسان اپنے گندے پاؤں تلے روندیں اور ان کی عصمت کے ساتھ کھیلیں۔ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہر حال میں، ہر قیمت میں، ہر قربانی دیتے ہوئے، ہم کلمہ طیبہ کی حفاظت کریں گے اور اپنی مسجدوں کی ناموس کی حفاظت کریں گے۔ پس انہوں نے تو اپنی راہیں متعین کر دیں مِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ کے فیصلے کو پورا کر دیا۔ اے پیچھے رہنے والو! کیا تم ان راہوں سے پیچھے ہٹ جاؤ گے۔ اے پیچھے رہنے والو! کیا تم ان آگے بڑھنے والوں کو ہمیشہ کے لئے خالی چھوڑ دو گے؟ آج تم پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے ان، خدا کی خاطر مصیبتیں برداشت کرنے والوں کے ساتھ وفا کا تقاضا ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ علیٰ آلہ وسلم اور قرآن اور خدا کے ساتھ وفا کا تقاضا ہے کہ ان راہوں سے نہیں پیچھے ہٹنا۔ ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹنا۔ آگے بڑھنا ہے اگر

چالیس لاکھ احمدی کی لاشیں بھی

پاکستان کی گلیوں میں گھسیٹتے پھریں۔ تب بھی میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ خدا کے نام کے کلمے اور محمد مصطفیٰ ؐ کے نام کے کلمہ کو آنچ نہیں آنے دینا پس آگے بڑھو اور یقین رکھو کہ آخر غلبہ تمہارا ہے آخر فتح تمہاری ہے کیونکہ خدا کے نام پر مرنے کے لئے تیار رہنے والوں کو

کبھی موت مار نہیں سکی

کبھی کوئی دشمن اُن پر فتح یاب نہیں ہو سکا۔ اپنی دعاؤں میں التزام اختیار کرو کیونکہ قرآن کریم کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں :۔

"جو مانگتا ہے اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ دنیا میں دیکھو کہ بعض خرگدا ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہر روز شور ڈالتے رہتے ہیں ان کو آخر کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو قادر اور کریم ہے جب یہ اَڑ کر دعا کرتا ہے (یعنی بندہ) تو پا لیتا ہے کیا خدا انسان جیسا بھی نہیں۔"

پھر آپؑ فرماتے ہیں :۔

"آج اس موقعہ کے اثنا میں جبکہ یہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا۔ بہ عالم کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے اور ان پر لکھا ہوا تھا کہ

فتح کا نقارہ ہے

پھر ایک نے مسکرا کر ان ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھلائی اور کہا کہ دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری جب اس عاجز نے دیکھا تو اس عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رُعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین و یسار میں

حُجَّةُ اللّٰهِ الْقَادِر و سُلْطَان احمد مُخْتَار

لکھا ہوا تھا۔"

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بطور وحی کچھ اسماء عطا فرمائے کچھ لقب دیئے۔ ان میں سے ایک یہ تھا

"عبد القادر رضی اللہ عنہ۔ اَرِیْ رِضْوَانَهٗ اللّٰهُمَّ اَکْبَرُ"

اس کی تفسیر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں :۔

" خدا اپنی کچھ قدرتیں میرے واسطے ظاہر کرنے والا ہے اس واسطے میرا نام عبد القادر رکھا۔ رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ کوئی فعل دنیا میں خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونے والا ہے جس سے ثابت ہو جائے اور دنیا پر روشن ہو جائے کہ خدا مجھ پر راضی ہے۔ دنیا میں بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے تو

فعلی رنگ میں بھی

اُس رضامندی کا اظہار ہوتا ہے۔"

(مسلسل ص۸ کالم ۱ پر ملاحظہ ہو)

بہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هُوَ النَّاصِرُ

کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الیوسف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
(فون نمبر ۶۱۷-۶۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جہاں فتوحات کی بڑی واضح اور قطعی اور عظیم الشان خوشخبریاں عطا فرمائی گئیں وہاں ان فتوحات کو حاصل کرنے کی چابی بھی عطا کر دی گئی اور الہام کے ذریعے وہ راز سکھلایا گیا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نصرت آتی ہے اور خدا کے پاک بندوں کے لئے پھر عظیم الشان کام کر کے دکھاتی ہے اور وہ الہام یہ ہے کہ

"اُٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کے نمونے دیکھیں۔"

پس میں احمدیوں سے یہ کہتا ہوں کہ اُٹھو اور نمازیں پڑھو۔ یہی تمہارے ہتھیار ہیں۔ تم ان روحانی ہتھیاروں کو استعمال کرو۔ پہلے سے بڑھ کر خدا کی عبادتوں میں شغف دکھاؤ، پہلے سے زیادہ بڑھ کر ان عبادتوں میں اپنے دلوں کو نرم کرو اور اپنی روحوں کو گداز کرو اور خدا کے حضور وہ گریہ کا شور مچاؤ۔ خدا کے حضور اپنی عاجزی اور درد کی حالت اور بے کسی کی حالت کو پیش کرو اور پھر دیکھو کہ

خدا کی قسم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام تمہارے حق میں بھی پورا کر کے دکھایا جائے گا۔

آؤ اُٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کے نمونے دیکھیں۔ اپنے ان پاک بندوں کے لئے جو خدا کی عبادت کا حق ادا کرتے ہیں۔ اللہ ضرور دُنیا کو قیامت کے نمونے دکھایا کرتا ہے اور یہ وہ قیامت کے نمونے ہوتے ہیں جن میں پھر آراء تبدیل کر دی جاتی ہیں اور بڑے بڑے عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کئے جاتے ہیں پس اس دن کے منتظر رہو اور کامل یقین کے ساتھ اس دن کے منتظر رہو۔

دُعا پر پنجہ مارو

اور خدا پر توکل مت ایک لمحہ بھی کبھی متزلزل نہ ہو۔ یقین رکھو کہ ربِ محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آج ہمارے ساتھ ہے

ہمارے ساتھ ہے

وہ ہمارے ساتھ ہی رہے گا۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۵ء

قسط اوّل

اِسلام اور حقوقِ نسواں

عورت کے خلع۔ طلاق۔ نان و نفقہ اور ورثہ وغیرہ کے متعلق

از مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ ہیڈ۔ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

اسلام سے قبل عورتوں کی حالتِ زار

اِس میں شک نہیں کہ ہمیشہ سے عورت اپنی خوبصورتی یا خوب سیرتی کے زور سے بعض مَردوں پر حکومت کرتی چلی آئی ہے۔ لیکن اُس کی یہ حیثیت بطورِ حق اُسے حاصل نہ تھی بلکہ بطور استثناء کے تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں اور اس سے قبل عورت کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنی جائیداد کی مالک نہ تھی۔ اُس کا خاوند اُس کی جائیداد کا مالک سمجھا جاتا تھا وہ اپنے خاوند کے مال کی بھی وارث نہیں سمجھی جاتی تھی۔ گو بعض ملکوں میں اُس کی حینِ حیات وہ اُس کی متولی رہتی تھی۔ اُس کا نکاح جب کسی مرد سے ہو جاتا تھا۔ تو یا تو وہ ہمیشہ کے لئے اُس کی قرار دیدی جاتی تھی اور کسی صورت میں اُس سے علیحدگی نہیں ہو سکتی تھی اور یا پھر اُس کے خاوند کو اختیار ہوتا تھا کہ اُسے جُدا کر دے۔ لیکن اُسے اپنے خاوند سے جُدا ہونے کا کوئی حق حاصل نہ تھا۔ خواہ اُسے کس قدر ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔ خاوند اگر اس کو چھوڑ دے اور اُس سے سلوک نہ رکھے یا کہیں بھاگ جائے تو اُس کے حقوق کی حفاظت کا کوئی قانون مقرر نہ تھا۔ اُس کا فرض سمجھا جاتا تھا کہ وہ اپنے بچّوں کو اور اپنے آپ کو لے کر بیٹھی رہے اور محنت مزدوری کر کے اپنے آپ کو بھی اور بچّوں کو بھی پالے۔ خاوند کا اختیار سمجھا جاتا تھا کہ وہ ناراض ہو کر اُسے مار پیٹ لے۔ اور اس کے خلاف وہ آواز نہیں اُٹھا سکتی تھی۔ اگر خاوند فوت ہو جائے تو بعض ملکوں میں وہ خاوند کے رشتہ داروں کی ملکیت سمجھی جاتی تھی۔ وہ جس سے چاہیں اُس کا رشتہ کر دیں۔ خواہ بطور احسان کے یا قیمت لے کر۔ بلکہ بعض جگہ وہ خاوند کی جائیداد سمجھی جاتی تھی اور بعض خاوند بیویوں کو فروخت کر دیتے تھے یا جوئے میں اور شرطوں میں ہار دیتے تھے۔ پانڈوؤں جیسے عظیم الشان شہزادوں نے اپنی بیوی کو جوئے میں ہار دیا اور ملک کے قانون کے سامنے دروپدی جیسی معروف شہزادی اُف نہ کر سکی۔ عورت کا بچّوں پر کوئی اختیار نہ سمجھا جاتا تھا اور ان کی تعلیم اور پرورش میں ماؤں سے کوئی رائے نہیں لی جاتی تھی اگر ماں باپ میں جُدائی واقع ہو تو بچّوں کو باپ کے سپرد کیا جاتا تھا۔

عورت اپنے مال میں سے بھی صدقہ و خیرات یا رشتہ داروں کی خدمت کرنے کی مجاز نہ تھی جب تک خاوند کی مرضی نہ ہو اور وہ خاوند جس کے دانت اُس کی جائیداد پر ہوتے تھے کبھی اس بات پر راضی نہ ہوتا تھا۔ ماں باپ جن کے ساتھ بیٹی کا نہایت ہی گہرا اور محبت کا رشتہ ہے، ان کے مال سے وہ محروم کر دی جاتی حالانکہ جس طرح لڑکے اُن کی محبت کے حقدار ہوتے ہیں اُسی طرح لڑکیاں بھی ہوتی ہیں۔ اسی طرح خاوند جس سے کامل اتحاد کا رشتہ ہوتا ہے اُس کے مال سے بھی اُسے محروم رکھا جاتا۔ خاوند کے دُور دُور کے رشتہ دار تو اس کے وارث ہو جاتے مگر وہ عورت جو اس کی محرم راز اور عمر بھر کی ساتھی ہوتی وہ اُس کی جائیداد سے محروم کر دی جاتی۔

اس زمانہ میں یہی دُنیا جو اپنے آپ کو حقوقِ نسواں کے بڑے حامی کے طور پر پیش کرتی ہے اُن کے پاک نوشتوں میں بھی عورت کی نسبت لکھا ہے۔

"البتہ مرد کو اپنا سر ڈھانکنا نہ چاہیئے کیونکہ وہ خدا کی صورت اور اس کا جلال ہے۔ مگر عورت مرد کا جلال ہے۔"

(۱۔ کرنتھیوں باب ۱۱ آیت ۷)

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہلے وجود ہیں جنہوں نے ان سب ظلموں سے عورت کو نجات بخشی۔ آپؐ نے اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عورتوں کے حقوق کی نگہداشت خاص طور پر سپرد فرمائی ہے۔ قرآن مجید نے اس خصوص میں پہلی مرتبہ یہ منادی کروائی

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق بحیثیت انسان ہونے کے برابر ہیں یعنی انسانی حقوق کا جہاں تک سوال ہے عورتوں کو بھی ویسا ہی حق حاصل ہے جیسے مردوں کو۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح مردوں اور عورتوں کو یکساں احکام دیئے ہیں اسی طرح انعامات میں بھی اُنہیں یکساں شریک قرار دیا ہے اور جن نعماء کے مرد مستحق ہوں گے اسلامی تعلیم کے ماتحت قیامت کے دن وہی انعامات عورتوں کو بھی ملیں گے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے نہ اس دنیا میں اُن کی کوئی حق تلفی کی ہے اور نہ اگلے جہان میں اُنہیں کسی انعام سے محروم رکھا ہے۔

میاں بیوی کے تعلق کی بناء اخلاق پر ہونی چاہیئے

چونکہ مرد اور عورت کو اسلام نے حقوق کے اعتبار سے ایک ہی سطح پر رکھا ہے اس لئے دونوں کے لئے پہلی رہنمائی رشتہ کے انتخاب کے تعلق سے بیان فرمائی ہے اور اس کی جڑ تقویٰ اور دینداری کو قرار دیا ہے۔ یہ جڑ اگر مرد میں قائم ہو تو وہ بہترین حقوق ادا کرنے والا ہوگا اور اگر یہی جڑ عورت میں محفوظ ہو تو وہ بھی بہترین حقوق ادا کرنے والی ہوگی۔ چنانچہ اسلام میاں بیوی کے تعلق پر پہلی بحث یہ کرتا ہے کہ اس تعلق کی بناء اخلاق پر ہونی چاہیئے نہ کہ ظاہری حُسن و شکل پر یا مال و دولت پر۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نکاح سے پہلے تقویٰ کا خیال کرو۔ اور آئندہ جس قسم کی اولاد اس تعلق کے نتیجہ میں پیدا ہوگی اس پر غور کرو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

(بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین)

کوئی شخص تو حسب کی خاطر نکاح کرتا ہے کوئی نسب کی خاطر۔ کوئی خوبصورتی کی خاطر۔ کوئی مال کی خاطر۔ اے مسلمان خدا تجھے سمجھ دے تو دیندار اور نیک عورت سے شادی کیجیو۔ کیسی پاکیزہ تعلیم ہے پھر فرماتے ہیں۔ اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ خَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ۔

پھر شادی کرتے وقت عورت مرد کے دماغ اور طبعی میلان اور ذہانت کو بھی دیکھنا چاہیئے کہ کیسے ہیں کیونکہ ان کا اثر اولاد پر ضرور پڑتا ہے پس خاوند بیوی کا انتخاب ایک اہم مسئلہ ہے۔ نیز رشتہ طے کرتے وقت کُفو کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے تاکہ احساس برتری و کمتری کی مضرت سے بچا جا سکے

اسلام نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ نہ صرف میاں بیوی ایک دوسرے کے بارہ میں تسلّی کر لیں بلکہ عورت کے رشتہ دار بھی تسلّی کر لیں کہ مرد کس اخلاق کا ہے اور یہ کہ اس سے رشتہ کرنا عورت کیلئے اور اسکی نسل کیلئے بھی مفید ہوگا یا نہیں (باقی آئندہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجالس عرفان

مرتبہ مسز ثریا خانزدا صاحبہ لندن

حسب معمول سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ میں دو دن جمعہ اور ہفتہ کو بعد نماز عشاء مسجد فضل لندن میں تشریف فرما ہو کر حاضرین کے سوالات کے نہایت بصیرت افروز جوابات ارشاد فرماتے ہیں اس طرح جماعت ایک عظیم روحانی سرمایہ سے متمتع ہو رہی ہے۔ الحمد للہ۔ اللّٰھم أیّدْ إمامنا بروح القدس و بارک لنا فی عمرہ ـــ ذیل میں مورخہ ۱۷ اور ۱۸ جنوری ۸۶ء کو منعقدہ مجالس عرفان میں حضور انور کی خدمت میں پیش کئے گئے بعض سوالوں کے جواب ہفت روزہ النصر کے شکریہ کے ساتھ ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔ قائمقام ایڈیٹر

س: شق القمر کے معجزہ کی حقیقت کیا تھی؟

ج: معجزہ کی ماہیت:

فرمایا۔ سلطان القلم حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے مطابق اللہ تعالیٰ مقتدر ہے۔ جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اسے کر دیتا ہے۔ اس کام کو کرنے کے لئے وہ اپنے مروّجہ قوانین کا پابند نہیں ہوتا کیونکہ اس کے لاتعداد ایسے بالا قوانین سرگرم عمل ہیں جو مخفی ہونے کی وجہ سے انسان کے علم میں نہیں ہوتے۔ ان قوانین میں سے بعض جو بتدریج آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ ساتھ انسان کے علم میں آچکے ہیں اور وہ انہیں ضروریات کے مطابق استعمال کر رہا ہے لیکن انسان کے لئے خواہ وہ ترقی کی کسی منزل پر بھی پہنچ جائے پھر بھی قدرت کے تمام اسرار و رموز کا احاطہ کرنا ہرگز ممکن نہیں اس لئے جب کوئی واقعہ ان قوانین بالا میں سے کسی ایک کا مظہر ہوتا ہے تو وہ معجزہ کہلاتا ہے۔ اس وقت بعض اس کو معجزہ سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں اور بعض اسے کرتب جان کر رد کر دیتے ہیں۔ یہ معجزات ہمارے محدود علم کی بنا پر ہماری سمجھ میں نہیں آتے ورنہ ان کی حقیقت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ یہ معجزے انبیاء کرام جیسی بلند پایہ اور سچی شخصیتوں کی معرفت ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ صرف ماضی ہی میں نہیں بلکہ اس زمانے میں بھی جبکہ انسان کا سائینٹفک علم بہت وسیع ہو چکا ہے بسا اوقات ایسی محیر العقل باتیں رونما ہو جاتی ہیں جن کی کوئی وجہ جواز بتانا ممکن نہیں ہوتا ماضی بعید میں رہنے والے انسان کے لئے ہوائی جہاز، ٹیلیویژن اور ٹیلیفون جیسی حیرت انگیز ایجادات کا تصور کرنا اس کے ذہنی شعور کے مطابق ناممکن تھا۔ ایسی کسی قوت کے اتفاقیہ اظہار پر اس کے لئے ماسوا اس بات کے اور کوئی چارہ کار نہیں رہ جاتا کہ یا تو وہ اسے معجزہ سمجھ کر قبول کر لے یا محض فریب نظر سمجھ کر رد کر دے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ قوتوں کی دریافت کے بعد ان کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کر سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو ان تمام سربستہ قوتوں کا خالق و مالک ہے ان مخفی قوانین بالا کو اپنے خاص مقصد کے لئے استعمال کیوں نہیں کر سکتا۔ اس اصول کے مدِ نظر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ایسی بے شمار قوتوں کا وجود بلاشبہ موجود ہے جو فی الحال انسانی علم میں نہیں ہیں۔ ان میں سے جو انسان کے علم میں آجاتی ہیں وہ انسان کے لئے بمنزلہ معجزہ کے نہیں رہتیں۔ انبیائے کرام کے معجزات ان کے زمانے کے سائینٹفک شعور سے بہت زیادہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں حتیٰ کہ خود انبیائے کرام بھی ان کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتے۔ حضور انور نے فرمایا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہر راز کو جانتا ہے۔ ہر چیز اُسی کی تخلیق ہے۔ وہ اس لحاظ سے المقتدر ہے کہ وہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے، جب کرنا چاہتا ہے، جس طرح کرنا چاہتا ہے کر دیتا ہے لیکن ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اپنے مروّجہ قوانین کی خلاف ورزی کرنا سنّت الٰہی کے خلاف ہے۔ شق القمر معجزہ کی حقیقت:

فرمایا۔ شق القمر کے معجزہ کا وقوع پذیر ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ لہٰذا ہمیں اس میں قطعی کوئی شک نہیں کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر دو بارہ ... سائنس دان کہتے ہیں کہ ہمارے پاس یہ ثبوت موجود ہے کہ چاند دو ٹکڑے نہیں ہُوا اور وہ حتمی طور پر فیصلہ دیتے ہیں کہ ایسا ہونا ممکن نہیں اور ایسا نظارہ نظر آنے کے تمام امکانات کو رد کر دیتے ہیں۔ ہم نے ایسے سائنسدانوں کے خیالات کے برعکس یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ بات ممکنات میں سے ہے اور یہ امر تحقیق طلب ہے اس کے چند ایک امکانات میری نظر میں ہیں جو میں بیان کرتا ہوں لیکن ان پر تحقیق کر کے انہیں ثابت کرنا سائنسدانوں پر منحصر ہے۔

فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ زمین اور دیگر اجرام فلکی پر بڑے بڑے حجم والے شہاب ثاقب کی بارش ہوتی رہتی ہے اور اس طرح بعض اوقات وہ شدید نقصان پہنچانے کا باعث بنتے ہیں ASTEROIDS جن کا حجم بعض اوقات ۶ کلو میٹر یا اس سے بھی بڑا ہوتا ہے۔ اگر چاند پر گر جائے تو اس کے گرنے سے گرد کا ایک بہت بڑا بادل چاند کے بہت بڑے حصے کو ڈھانک لے گا اور ایسے وقت میں زمین پر سے چاند بظاہر دو حصوں میں منقسم نظر آئے گا۔ جب گرد بیٹھ جائیگی تو چاند دوبارہ مکمل نظر آئیگا۔ اس کے علاوہ ایک اور نظریہ بھی ہے جو زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی بڑا دُم دار COMET چاند کی سطح کے سامنے سے تیزی سے گذر جائے تو نتیجہ وہی نکلے گا۔ اس کی ایک اور وجہ زلزلہ بھی ہو سکتی ہے لیکن اس کے متعلق مجھے علم نہیں کہ ایسا ہونا ممکن ہے یا نہیں۔

احمدی سائنسدانوں کو تحریک: فرمایا: شق القمر کے رونما ہونے کے متعلق بے شمار نظریات ہو سکتے ہیں جن کے متعلق تحقیق کرنا احمدی سائنسدانوں کا فرض ہے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ ایسا واقعہ نہ صرف پوری طرح سمجھا جا سکتا ہے بلکہ اس طریق سے دُنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے کہ دُنیا کو اس کی حقیقت تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ کار نہ رہے۔ اسلام کے شدید ترین دشمن بھی اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ اگر قرآن کریم ایک ایسے واقعے کا ہونا بیان کرتا جو فی الواقعہ ظہور پذیر نہ ہوا ہوتا تو مسلمان اور کفار میں سے کوئی بھی اس کا عینی شاہد نہ ہوتا تو ایسے نبی کے اشاروں پر کٹ مرنے کی بجائے لوگ منہ موڑ لیتے اور ایک زبردست شور مچ جاتا۔ صورتحال کا اس کے برعکس ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ایسا واقعہ ضرور ہُوا ہوگا۔ گو فی الحال ہم اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتے کہ ایسا کیونکر ہُوا لیکن مجھے اُمید ہے کہ احمدی سائنسدان ایک دن اسے ضرور حل کر لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

س: آنحضرتؐ کی زندگی میں مدینہ میں ایک یہودی قبیلہ کے قتل عام کا کیا جواز تھا؟

ج: فرمایا۔ آنحضرتؐ کی زندگی میں غداری کرنے والوں کو سزائے موت دینے والے واقعہ میں مرنے والے یہودیوں کی تعداد کے تعین میں شدید مبالغہ آمیزی سے کام لیا گیا ہے۔ سکالرز اب اس واقعہ کی تحقیق کر رہے ہیں کیونکہ جتنی تعداد بتائی جاتی ہے وہ اس چھوٹے سے علاقے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ممکن نہیں۔ فرمایا۔ یہاں سوال تعداد کا نہیں، سوال اس بات کا ہے کہ انہیں یہ سزا کیوں دی گئی تھی اگر وہ واقعی سزا کے مستحق تھے تو تعداد سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جُرم ایک ہو یا دس ہوں سزا لازمی طور پر دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ ان کا معاہدہ تھا لیکن جنگ کے دوران انہوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دشمن کے ساتھ ساز باز کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔ آج کل کے مہذب ترین زمانے میں بھی دشمن کے ساتھ مل کر ملک کو نقصان پہنچانے والا شخص موت کی سزا کا مستحق گردانا جاتا ہے۔ غداری کرنے والا ایک گروہ ہو تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جنگ کے دوران ملک سے غداری کرنے کی سزا موت ہی ہے ان کو موت کی سزا کس نے دی۔ یہ بھی واقعہ دلچسپی سے خالی نہیں۔ جب ان کا فیصلہ کرنے کا وقت آیا تو انہوں نے آنحضرتؐ جیسی شفیق ہستی سے فیصلہ کروانا پسند نہ کیا۔ اور سعد بن معاذ کا نام تجویز کیا جو مدینہ کے ایک قبیلہ کے سردار ہونے کی وجہ سے مدینہ میں بہت معزز خیال کئے جاتے تھے اور اسلام قبول کر چکے تھے چنانچہ حضرت سعد بن معاذ نے تورات کے مطابق فیصلہ دیا جس میں غداری کی سزا موت ہے اور یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فیصلہ تورات کے مطابق ہوا نہ کہ اسلامی قانون کے تحت۔ اس لئے اس کی ذمہ داری اسلام پر عائد نہیں ہوتی۔

س: حضرت عیسیٰؑ کے سفر کشمیر اور قبر کے متعلق ۲ ہزار سال پہلے کیوں خبر نہ ہو سکی؟

ج : فرمایا۔ حضرت عیسیٰؑ کی کشمیر میں گزری ہوئی زندگی اس لئے بیرونی دنیا کی نظر سے پوشیدہ رہی کہ اس وقت بدھ ازم کے پیروکار مہاتما بدھ کی پیشگوئیوں کی بدولت مہاتما بدھ کی آمد ثانی کے منتظر تھے۔ چونکہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم اور بدھ مذہب کی تعلیم میں یکانگت پائی جاتی ہے اس لئے وہاں کے لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کو مہاتما بدھ کا نام دے کر قبول کر لیا اور چونکہ پیشتر ازیں ہجرت کر جانے والے اسرائیلی قبائل کو پیغامِ حق پہنچانا حضرت عیسیٰؑ کے مشن میں شامل تھا اس لئے حضرت عیسیٰؑ نے نہ صرف عیسیٰؑ کا کردار ہی ادا نہیں کیا بلکہ بدھ کا کام بھی سنبھالا۔ نیپال میں نقش شدہ تحریرات سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ وہ جن کو بدھ سمجھا گیا درحقیقت حضرت عیسیٰؑ ہی تھے۔ وہاں حضرت عیسیٰؑ کا نام درج ہے۔ فرمایا۔ میرے پاس اس دعویٰ کے ثبوت میں ایک کتاب موجود ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم کو خلط ملط کیا گیا ہے۔ وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ سے بطور مہاتما بدھ کے متعارف تھے۔ اس لئے نام "عیسیٰ" منظرِ عام پر نہ آیا۔ لیکن پرانی نقش شدہ تحریرات میں ان کا نام موجود ہے اور بدھ مذہب کے اس دعویٰ کے پس منظر کہ مہاتما بدھ کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تھے یہی راز ہے۔ وہ شخصیت جس کا ذکر بدھ مت کے نام سے کیا جاتا ہے وہ حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا اور کنواری کے بطن سے پیدا ہونے والا واقعہ پہلے بدھ سے نہیں بلکہ دوسرے بدھ کی طرف منسوب ہوتا تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ حقیقت دھندلا گئی اور لوگ اس کے متعلق مغالطے میں پڑ گئے۔ یہ تمام حقائق بدھ ازم کے لٹریچر میں آج تک موجود ہیں اور مغربی سکالرز بدھ مذہب کے پیروکاروں کی طرف سے بدھ کو حضرت عیسیٰؑ سے URP ز ہد کرنے پر حیرت زدہ ہیں اور انہوں نے اس کے متعلق مختلف توجیہات دی ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ شاید حضرت عیسیٰؑ پہلے ہندوستان گئے تھے اور بعد میں فلسطین آئے تھے۔ لیکن یہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کے واقعات زندگی میں صلیب دیئے جانے کا ذکر ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کا کوئی وجود نہ تھا بلکہ مہاتما بدھ کی زندگی اور تعلیم کو فلسطین لاکر بدھ کو ہی عیسیٰؑ کا نام دے دیا گیا۔ فرمایا۔ حقیقت وہی جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان کی ہے کہ واقعۂ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰؑ کشمیر کی جانب ہجرت کر گئے کیونکہ بنی اسرائیل کے دس قبائل وہاں پیشتر ازیں ہجرت کر کے جا چکے تھے۔ وہاں بھرپور زندگی گذارنے کے بعد آخرکار ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپؑ کی قبر آج بھی سرینگر کشمیر میں موجود ہے۔

س : آیت قرآنی مامحمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل کی شان نزول کیا ہے؟

ج : فرمایا۔ شانِ نزول کا مضمون بذاتِ خود بحث طلب ہے۔ بعض سکالر شانِ نزول کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں ان کے نزدیک وہ حالات جو کسی آیت کی وجۂ نزول بنتے ہیں زیادہ اہم ہیں حالانکہ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو کسی ایک زمانے یا گروہ تک محدود نہیں اور نہ صرف ماضی میں نوعِ انسانی کو پیش آنے والی مشکلات حل کرنے کی اہلیت رکھتا تھا بلکہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ آئندہ آنے والے لوگوں کے لئے بھی ہر قسم کے مسائل کو بااحسن حل کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ لہٰذا ہم ان آیات کو ماضی کے واقعات کے ساتھ کس طرح حتمی طور پر منسلک کر سکتے ہیں اس لئے میں شانِ نزول کو زیادہ اہمیت دینے کے حق میں نہیں ہوں۔ یہ درست ہے کہ شانِ نزول کا علم اس خاص آیت کے سمجھنے میں آسانی پیدا کر دیتا ہے لیکن شانِ نزول کے چکر میں پڑ کر آیت کے اصلی مقصد کو ختم کر دینا مناسب نہیں کیونکہ اس طرح اس آیت کے معنی محدود ہو کر رہ جائیں گے۔ فرمایا۔ اس وضاحت کے بعد میں اس آیت کی شانِ نزول بیان کرتا ہوں۔ جنگ اُحد میں جب آنحضرتؐ کے متعلق یہ مشہور ہو گیا کہ آپؐ شہید ہو گئے ہیں تو اگرچہ اس وقت مجموعی طور پر صحابہ کرام کا ردِ عمل یہ تھا کہ بمنزلہ مجبوری پیچھے ہٹنے والے صحابہ گروہ در گروہ واپس آ گئے اور ان میں سے بعض جو وقت پر پہنچ گئے تھے یہ کہتے ہوئے شہید ہو گئے کہ اگر آنحضرتؐ شہید ہو گئے ہیں تو اب زندگی کا حاصل ہے لیکن ایک نہایت ہی قلیل مقدار ایسے لوگوں کی بھی تھی جن کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا ہونے شروع ہو گئے تھے کہ اگر آنحضرتؐ شہید ہو گئے ہیں تو شاید یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپؐ نعوذ باللہ خدا کے سچے نبی نہ تھے۔ اس قسم کے شبہات اسلام کے دشمنوں کے ذریعہ ایک باقاعدہ منظم طریقے سے پھیلائے جا رہے تھے۔ منافقوں کی اس چال کو ناکام بنانے کے لئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ گویا بظاہر اس کے نازل ہونے کی وجہ مندرجہ بالا واقعہ بنا لیکن اس میں ایک اصولی معاملے پر بحث کی گئی ہے اس لئے اس آیت نے نازل ہونا ہی تھا۔ اس میں ایک دائمی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ آیت حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کرنے کے لئے ایک ٹھوس اور ناقابلِ تردید حقیقت ہے اور فی زمانہ ہمارے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قیامت تک یہ آیت کن کن سربستہ رازوں سے پردہ اُٹھانے کی موجب بنے گی۔ اس لئے قرآنی آیات کو شانِ نزول تک محدود رکھنا قرآن کریم کی شان کے خلاف ہے۔ ہر آیت اپنی جگہ ایک لازوال خزانہ ہے اور ہمیشہ تک وہ اسی حیثیت کی حامل رہے گی۔

س : کیا تمام گذشتہ نبیوں کا پیغام ان کی اپنی مخصوص قوم کے لئے ہی تھا؟

ج : فرمایا۔ قرآن کریم کے متعدد بیانات کی روشنی میں یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ ان انبیاء کی بعثت صرف خاص قبیلوں اور علاقوں کی طرف تھی لیکن ان کا پیغام صرف ان لوگوں تک محدود نہ تھا۔ ان کے دائرہ عمل میں آنے والے لوگ بھی ان کے مخاطب تھے مثال کے طور پر حضرت موسیٰؑ جن کے حالات قرآن کریم نے مفصل طور پر بیان کئے ہیں اگرچہ وہ قوم اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے۔ لیکن انہوں نے فرعون کو بھی ندائے حق پہنچاتے ہوئے ایک خدا کو قبول کرنے کی دعوت دی جبکہ فرعون کا اسرائیلی قوم سے کوئی تعلق نہ تھا۔ پھر اُس سے یہ توقع رکھی گئی کہ وہ ایک خدا پر ایمان لائے۔ اگر فرعون کو خدا کی طرف بلانا حضرت موسیٰؑ کے مشن میں شامل نہ تھا تو پھر قرآن کریم فرعون کے انکار کو نہ صرف اپنی بلکہ اپنی قوم کی تباہی کا ذمہ دار کیوں گردانتا ہے اور نہ مان کر وہ دوزخی کیسے ہو گیا۔ اسی طرح قرآن کریم نے فرعون کی قوم کے ایک آدمی کے متعلق واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ ایمان لا چکا تھا لیکن اس کا اظہار نہیں کر رہا تھا۔ جب فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو مارنے کا پروگرام بنایا تو وہ بے اختیار بول اُٹھا کہ تم موسیٰؑ کو اُس کے حال پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے اور اس سلسلہ میں اُس نے ایک ایسا بیان دیا جو خدا تعالیٰ کو اتنا پیارا لگا کہ اسے قرآن کریم میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا جو یہ ہے۔ ان یك كاذبا فعليه كذبه وان يك صادقا يصبكم بعض الذى يعدكم کہ تم موسیٰؑ کو مارنے کی کوشش کرتے ہو عقل کی بات کرو۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کی سزا اس کو ہی ملے گی لیکن اگر وہ سچا ہے تو پھر تمہاری تباہی لازمی ہے۔ کتنے خوبصورت طریقے سے اُس نے دعوئے نبوت کرنیوالوں کا مسئلہ حل کر دیا۔ فرمایا۔ میں جو نقطہ ثابت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ شخص قومِ فرعون میں سے تھا لیکن قرآن کریم کے مطابق حضرت موسیٰؑ پر ایمان لا چکا تھا۔ اسی طرح قرآن کریم میں بیان کردہ واقعہ جس میں اللہ تعالیٰ فرشتوں اور ابلیس کے مابین اس گفتگو کا ذکر کیا گیا ہے جو حضرت آدمؑ کی پیدائش سے پہلے ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے صرف فرشتوں کو اطاعت کا حکم دیا تھا لیکن انکار کی سزا ابلیس کو ملی۔ اگر ابلیس جو فرشتوں میں شامل نہیں تھا، مخاطب نہ ہوتا تو اُسے سزا کیوں ملی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ براہِ راست مخاطب نہیں ہوتے وہ بھی اس احاطے میں شامل ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بیان کے مطابق ایک نبی کی آمد نہ صرف لوگوں کی مذہبی دنیا پر اثر انداز ہوتی ہے بلکہ مادی دنیا پر بھی اس کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ ہر نبی کے ساتھ ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲/۸۶ ۱۱ کو خاکسار کو ایک اور لڑکے سے نوازا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلا لڑکا ہے اور اس کے بعد پانچ لڑکیاں ہیں اب اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیتِ دعا کے نشان کے طور پر لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ حضور انور نے قبل از ولادت ازراہِ شفقت بچے کا نام اکرام احمد تجویز فرمایا ہے۔ مبلغ ایک سو ایک روپے اعانت بدر اور شکرانہ فنڈ میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت و سلامتی اور تندرستی کے ساتھ خادمِ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین خاکسار۔ سلطان الدین فاضل حیدرآباد

اخبار بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے! مینجر بدر

کیندرا پاڑہ میں مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا بارہواں سالانہ اجتماع

محترم صدر مجلس اور ہر دو نائب صدر صاحبان کی شرکت

رپورٹ: مرتبہ: مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

الحمد للہ مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ کا بارہواں سالانہ اجتماع امسال مورخہ ۸ و ۹ فروری کو کیندرا پاڑہ میں منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ استقبالیہ کمیٹی کی درخواست پر اس اجتماع میں شرکت کے لئے قادیان سے مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم چوہدری محمد عارف صاحب اور خاکسار جاوید اقبال اختر نائب صدران مرکزیہ مورخہ ۲/۲/۸۶ کو روانہ ہو کر مورخہ ۲/۷ کی شام کو کیندرا پاڑہ پہنچے۔ اجتماع کے لئے مسجد احمدیہ کے قریب ایک احاطہ کو خوبصورت شامیانوں سے مزین کیا گیا تھا۔ کیندرا پاڑہ کے خدام نے خوب محنت کر کے اجتماع کے جملہ انتظامات مکمل کئے۔

مورخہ ۸ فروری کو صبح ساڑھے دس بجے آل اڑیسہ بارہواں سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اور تلاوت قرآن کریم، عہد خدام الاحمدیہ اور نظم خوانی کے بعد مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت، مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب خاکسار جاوید اقبال اختر اور مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس مرکزیہ نے حاضرین سے خطاب کیا۔

مورخہ ۹ فروری کو بعد نماز ظہر و عصر ساڑھے چار بجے اجتماع کا اختتامی اجلاس مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید، عہد خدام الاحمدیہ اور نظم خوانی کے بعد مکرم سید غلام ابراہیم صاحب، مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب اور مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب قائد علاقائی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہ مکرم صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے حسن کارکردگی کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس افراد اور اجتماع کے موقعہ پر منعقدہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت تازہ ارشادات کی روشنی میں خدام و اطفال کو زریں نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے بعد اجتماع کے پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئے۔ الحمد للہ

اجتماع میں شرکت کرنے کی غرض سے متعدد مجالس خدام الاحمدیہ کے نمائندگان تشریف لائے۔ اور اجتماع کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن تعاون کیا۔ نمائندگان کے قیام و طعام کا بہت اچھا انتظام کیا گیا تھا۔

مورخہ ۸ فروری ۱۹۸۶ء کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب و عشاء مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس مرکزیہ کی زیر صدارت ایک مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں صوبہ بھر سے تشریف لائے ہوئے جملہ نمائندگان نے شرکت کی۔ مجلس شوریٰ میں مجالس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں متعدد امور زیر غور آئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور خدام و اطفال میں اپنی اہم ذمہ داریوں کو نبھانے کے سلسلہ میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۳/۲/۸۶ کو خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز سید بشارت احمد صاحب کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبل از ولادت سید مبشر احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید بدر الدین صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ننگلی درویش کا نواسہ ہے۔ بچہ کے نیک صالح خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار سید نصیر الدین احمد انسپکٹر بیت المال آمد قادیان

کرڈاپلی میں آل اڑیسہ لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ اڑیسہ کا چوتھا سالانہ اجتماع کرڈاپلی کے مقام پر ۸ اور ۹ مارچ کی تاریخوں میں منعقد ہو کر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے حکم کے مطابق صوبائی صدر محترمہ شیریں باسط صاحبہ اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی اور محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کرڈاپلی کے باہمی مشورہ سے اجتماع کے پروگراموں کو آخری شکل دی گئی اور صوبہ اڑیسہ کے مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی ۲۲ لجنات کو ہر لجنہ سے آٹھ افراد اجتماع میں شریک کرنے کی دعوت دی گئی۔

مورخہ ۸ مارچ کو نماز تہجد سے اجتماع کی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن کا انتظام کیا گیا تھا۔ صبح کے ناشتہ کے بعد ٹھیک ۹ بجے اجتماع کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترمہ شیریں باسط صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اڑیسہ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ پھر اجتماعی دعا ہوئی۔ بعدہٗ صدر جلسہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

اس کے بعد مقابلہ جات کا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے لجنہ کا مقابلہ تلاوت قرآن مجید ہوا۔ بعد ازاں ناصرات کے معیار اوّل کا مقابلہ تلاوت قرآن مجید اور معیار دوئم کا تقریری مقابلہ ہوا۔ بعدہٗ نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئی۔ دوپہر کھانے سے فارغ ہو کر دوسرا اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں ناصرات معیار اوّل کا مقابلہ نظم خوانی اور لجنہ کا تقریری مقابلہ اور نظم خوانی کا مقابلہ کروایا گیا۔ نماز مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد لجنہ و ناصرات کی بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ اس طرح پہلے دن کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن مورخہ ۹ مارچ کی کارروائی کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ صبح ۹ بجے دوسرے دن کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد ناصرات کے معیار اوّل اور معیار دوئم کا مقابلہ تعارف، معیار دوئم کا مقابلہ تلاوت اور معیار اوّل کا مقابلہ نظم خوانی اور مقابلہ فی البدیہہ تقریر ہوا۔ نیز معیار دوئم کا زبانی امتحان ہوا۔ اس کے بعد ناصرات معیار اوّل کا مشاہدہ و معائنہ کا بھی مقابلہ ہوا۔

اس اجتماع کا آخری اجلاس نماز ظہر و عصر کے بعد ٹھیک ۳ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد پردہ کی رعایت سے مقامی معلم مکرم شمس الحق خان صاحب نے اور مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت کرڈاپلی نے اور مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب نے تقریریں کیں۔ انہوں نے لجنات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

بعد ازاں مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ و ناصرات کی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے نیز دیگر مقامات سے شریک ہونے والی لجنہ و ناصرات کو بھی خصوصی انعامات دیئے گئے۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ صوبہ اڑیسہ نے تمام کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس اجتماع میں ۰۰۰ حاضری تھی۔ تمام لجنات کی طرف سے اپنے جلسہ کے لئے فنڈ اکٹھا کیا گیا۔ خدام و انصار نے کھانا پہنچانے اور باہر کے کام کرنے میں مدد کی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اس اجتماع کے مختلف پروگرام میں مکرم غلام مصطفیٰ صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب، مکرم جناب عبد الغفار صاحب، مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب اور مقامی معلم مکرم شمس الحق خان صاحب نے جج کے فرائض انجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار
رشیدہ بیگم
صدر لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی اڑیسہ

کلکتہ بک فیئر میں کامیاب تبلیغی اسٹال

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال کی طرح اس سال بھی جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے کتابوں کی عظیم الشان نمائش "کلکتہ بک فیئر" میں ایک خوبصورت تبلیغی اسٹال لگایا گیا۔ یہ نمائش مورخہ ۲۹ جنوری سے ۹ فروری تک بارہ روز جاری رہی جس کو ہر طبقہ فکر کے علم دوست اور کتابوں کے شوقین لاکھوں لوگوں نے دیکھا اور استفادہ کیا ایک رپورٹ کے مطابق ۱½ سے دو لاکھ لوگ روزانہ اس نمائش میں آتے تھے اس میلے میں مختلف زبانوں میں دُنیا بھر کے علوم و فنون اور مذہب کی کتابیں دستیاب ہوتی ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ دفتر تحریک جدید قادیان اور افراد جماعت کلکتہ کے مالی تعاون سے اس سال جماعت کا تبلیغی اسٹال بہت ہی خوبصورت اور ہر خاص و عام کی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بنا رہا۔ ہمارے خدام و انصار بھائی ہر روز اسٹال میں آتے اور گاہکوں کی راہنمائی کرتے انہیں جماعت کا تعارف کراتے۔ اسٹال میں سبھی تصاویر کی تفصیل بتانے اور اکثر دوست جماعت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کے لئے سوال کرتے اور یوں بعض اوقات نہایت خوشگوار ماحول میں تبادلۂ خیالات کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔

ہمارے اسٹال کے گیٹ کی پیشانی پر جلی حروف میں کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اس کے نیچے احمدیہ مسلم انٹرنیشنل انگریزی اور بنگلہ میں لکھا گیا۔ اور گیٹ کے وسط میں شہزادہ امن جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالےٰ کا یہ اعلامیہ لکھا گیا LOVE FOR ALL — HATRED FOR NONE نیز گیٹ کے معصوم طرف شیشے کا ایک خوشنما شو کیش بنایا گیا تھا۔ جہاں کچھ خاص کتب کے نمونے رکھے گئے تھے اور اسی جگہ سے ٹیلی ویژن کے ذریعہ تبلیغی V.D.O کیسٹ دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

خدا کے فضل سے ہمارے اسٹال میں اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ بنگلہ۔ تامل۔ مراٹھی۔ اُڑیہ۔ ملیالم اور گورمکھی زبانوں میں لٹریچر دستیاب تھا۔ جو کہ خوبصورت ریکوں میں خاص ترتیب سے سجایا گیا تھا کہ ہر زبان جاننے والا فوراً اپنی پسند کی کتاب دیکھ پاتا تھا۔

اسی طرح اسٹال میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کرام کی تصاویر کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورہ اسپین آسٹریلیا اور یورپ کے دیگر ممالک اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورۂ مغربی افریقہ و دورۂ مغرب اور لندن کی پہلی کسر صلیب کانفرنس کی ایمان افروز تاریخی تصاویر نیز بیرونی ممالک کے دیار التبلیغ مساجد اسکولوں اور ہسپتالوں کی تصاویر بھی آویزاں کی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب احمدی سائنسدان مکرم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی مختلف مواقع کی تاریخی نوعیت کی تصاویر بھی سجائی گئی تھیں۔

ہم نے اپنے اسٹال میں تلاوت قرآن مجید اور اُردو، بنگلہ منظوم کلام اور سوال و جواب و تقاریر کے آڈیو کیسٹ سُنانے کا بھی انتظام کیا ہوا تھا جبکہ سورج غروب ہونے کے بعد V.C.R کے ذریعہ جلسہ سالانہ ربوہ۔ دورۂ مغربی افریقہ اور مسجد بشارت اسپین کے سنگ بنیاد اور افتتاح کی V.D.O کیسٹ دکھائی جاتی تھیں جس سے ہمارے اسٹال کے سامنے لوگ کثرت سے کھڑے ہو جاتے۔

سابقہ طریق کے مطابق اس سال بھی تین ہزار کی تعداد میں فولڈرز کی شکل میں فہرست کتب انگریزی بنگالی شائع کی گئی تھی جس میں مختصر خاکہ جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا پیش کرتے ہوئے جماعت کا تعارف کرایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بنگلہ زبان میں سات اور انگریزی اور اُردو زبان میں ۹ مختلف مضامین پر مشتمل کم از کم ۸ ہزار فولڈرز تقسیم کئے گئے۔

نیز اس فیئر کے دوران پوپ جان پال دوم کلکتہ میں تشریف لائے اس موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے ایک انگریزی ہینڈ بل تین ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا جس میں بائیبل کے حوالہ جات سے ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ ہی لوگوں کی نجات کا موجب بنے۔

خدا کے فضل سے ان بارہ دنوں میں تین ہزار سے زائد کتب و رسائل فروخت ہوئے کتب خریدنے والوں اور خاص دلچسپی کا اظہار کرنے والوں کے ایڈریس ہمارے خدام ساتھ ساتھ حاصل کر لیتے تاکہ سال بھر ان سے رابطہ قائم رکھا جا سکے۔ ان میں سے بعض لوگوں نے اپنی آراء بھی ہماری ایڈریس بُک میں تحریر کیں۔

کلکتہ کے تمام خدام و انصار جنہوں نے رات دن اس اسٹال کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے اور ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور ثمر آور بنائے۔ آمین

زعماءِ کرام مجالس انصار اللہ بھارت کے نام

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ضروری پیغام

محترم زعماءِ کرام مجالس انصار اللہ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اُمید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ مع اراکین مجلس بخیر و عافیت ہوں گے۔

جیسا کہ آپ کو علم ہو چکا ہے کہ مجلس انصار اللہ کی خدمت خاکسار کے سپرد کی گئی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اِس خدمت کی کماحقہ' بجا آوری میں اپنے بھرپور تعاون اور مخلصانہ دُعاؤں سے میری مدد فرمائیں۔ اِس سلسلے میں درج ذیل اُمور کی طرف فوری توجہ کر کے اپنی مساعی سے دفتر مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

(۱)۔ اپنی مجلس کے اراکین کی نئے سرے سے تجنید مکمل کر کے ارسال فرمائیں۔ کیونکہ دستور اساسی میں مندرج قاعدہ نمبر ۱ (ب) کے مطابق انصار اللہ کے اراکین کی دو صفیں ہوں گی:-

صفِ اوّل:- پچپن (۵۵) سال سے زائد عمر کے انصار پر مشتمل ہو گی۔

صفِ دوم:- چالیس (۴۰) سال سے پچپن (۵۵) سال تک کی عمر کے انصار پر مشتمل ہو گی۔

(۲)۔ تشخیص بجٹ بمطابق شرح' فارم تشخیص بجٹ پر مکمل کر کے ارسال فرمائیں۔ کیونکہ اب تک مجلس انصار اللہ کا باقاعدہ بجٹ آمد و خرچ تیار نہیں کیا جا سکا۔ اگر جملہ مجالس اپنے بجٹ بمطابق قواعد مکمل کر کے بھجوا دیں تو انشاء اللہ اس سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر باقاعدہ بجٹ آمد و خرچ تیار کر کے مجلس شوریٰ میں پیش کیا جائیگا۔

(۳)۔ صدر صاحبان جماعت کے لئے اخبار بدر میں اعلان کیا جا رہا ہے کہ جن مجالس میں زُعماء کے انتخاب پر تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے وہاں نئے انتخابات کروا کر رپورٹ بھجوائیں۔ اور جب تک انتخاب ہو کر دفتر مرکزیہ سے اس انتخاب کی منظوری نہیں آ جاتی سابقہ عہدیداران پوری طرح اپنا کام جاری رکھیں گے۔

(۴)۔ شعبہ تربیت کے تحت اقامت الصلوٰۃ اور شعبہ تبلیغ کے تحت دعوت الی اللہ کے فریضہ کی طرف خصوصی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں جو مساعی عمل میں لائی جا رہی ہیں اُن کی علیحدہ رپورٹ معیّن نتائج پر مشتمل اعداد و شمار کے ساتھ ضرور بھجوایا کریں۔ تاکہ ایسی رپورٹیں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں دُعا کے لئے خاص طور پر بھجوائی جایا کریں۔

(۵)۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ کے قواعد و ضوابط پر مشتمل کتابچہ "دستورِ اساسی" اور لائحہ عمل برائے سال ۸۷-۱۹۸۶ء تیار و طبع کروا کے ماہِ مئی کے آخر تک مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔

اُمید ہے آپ اِن اُمور کی طرف فوری اور خصوصی توجہ فرما کر اپنی مساعی سے مطلع کر کے ممنون فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے بہتر جزاء عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ:- صفِ اوّل اور صفِ دوم کے لئے دو علیحدہ فارم تجنید طبع کروائے گئے ہیں نیز فارم تشخیص بجٹ بھجوائے جا رہے ہیں ان فارموں کی جلد تکمیل کروا کے ایک نقل دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔

والسّلام

خاکسار۔ محمد انعام غوری

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے مسیح موعودؑ کا انعقاد

★ــــ مکرمہ بشریٰ صادقہ چیمہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۲-۳-۸۶ کو زیر انتظام لجنہ اماء اللہ قادیان جلسہ مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان عزیزہ مبارکہ بیگم کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عزیزہ عطیہ بیگم نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ نے اس جلسہ کی غرض و غایت مختصراً بیان کی اور اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بہنوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ پہلی تقریر عزیزہ شاہین اختر نے بعنوان ”صداقت حضرت مسیح موعودؑ“ اور عزیزہ حمیدہ خانم نے ”حضرت مسیح موعودؑ کی علمی خدمات“ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ عزیزہ امۃ الحی نے نظم پڑھی۔ محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ نے ”حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض“ اور عزیزہ مریم صدیقہ چیمہ نے ”حضرت مسیح موعودؑ کی عورتوں کو نصائح“ بیان کیں۔ بعدہٗ عزیزہ مبارکہ شاہین نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام سُنایا۔ ناصرات کی بچیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں سوال و جواب کا پروگرام پیش کیا۔ بعد دُعا اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی +

★ــــ مکرمہ ساجدہ رحمٰن صاحبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ شاہجہانپور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۳ مارچ بروز اتوار محترمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت احمدی اینڈکو میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز محترمہ محبوب ظفر مند صاحبہ کی تلاوت سے ہوا۔ محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے ۲۳ مارچ کی اہمیت بہنوں کو بتائی۔ پہلی تقریر محترمہ آفریدہ حمید صاحبہ کی تھی جو ۲۳ مارچ جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس کے پر عنوان تھی۔ دوسری تقریر محترمہ مہر جہاں صاحبہ نے ”حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت“ پر کی۔ بعد ازاں محترمہ حفیظہ قدوس صاحبہ نے نظم پڑھی اس کے بعد ایک مضمون پڑھا جو کہ سعیدہ حبیب صاحبہ کا تھا۔ مکرمہ ماہ جبیں بشریٰ صاحبہ نے ”آپ کے عظیم الشان نشانات“ کے عنوان پر تقریر کی بعدہٗ لجنہ اور ناصرات کی ممبرات نے حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں ایک ترانہ پڑھا محترمہ صدر صاحبہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ پڑھ کر سُنائے۔ آخر میں محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ نے نظم پڑھی اور محترمہ صدر صاحبہ نے دُعائیہ نظم پڑھی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ اس جلسہ میں ناصرات کی بچیوں نے بھی حصّہ لیا اور غیر احمدی بہنوں نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت دے آمین +

★ــــ مکرم ٹی شوکت علی صاحب معلّم وقف جدید مرکرہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۶ کو بعد نماز مغرب و عشاء مکرم پی شیخ علی صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ مرکرہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کی کاروائی مکرم کے ایس عمر صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ایم کے محی الدین صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ پہلی تقریر خاکسار ٹی کے شوکت علی نے کی۔ اس کے بعد مکرم کے ایس عمر صاحب مکرم جی ایس احمد صاحب مکرم دی کے ابراہیم صاحب مکرم دی اے رحیم صاحب مکرم ایم کے محی الدین صاحب مکرم ایم اے بشیر احمد صاحب مکرم جی ایم ناصر صاحب مکرم تمیم عباس صاحب نے مسیح موعودؑ کے بارے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ دوران تقاریر عزیزم سید اور صمد و سراج نے نظمیں پڑھ کر سنائیں آخر میں صدر صاحب کی اختتامی تقریر کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی ختم ہوئی +

★ــــ مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جیڑچرلہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۶ کو مکرم قاسم شریف صاحب کی تلاوت اور مکرم میر احمد فاروق صاحب کی نظم کے ساتھ جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا آغاز ہوا۔ مکرم محمد ابراہیم خانصاحب مکرم میر احمد اشرف صاحب، مکرم ولی اللہ دین خانصاحب، مکرم میر احمد فاروق صاحب، مکرم میر احمد عارف صاحب اور خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے درمیان مکرم میر احمد اشفاق۔ مکرم میر احمد اشتیاق اور مکرم ولی الدین خان صاحب معلّم نے نظمیں سُنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا +

★ــــ مکرم پرویز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۶ جماعت احمدیہ بمبئی نے جلسہ یوم مسیح موعودؑ الحق بلڈنگ میں منایا۔ جلسہ کی صدارت مکرم سید عنایت اللہ صاحب نے کی۔ مکرم صدیق احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم محمد مومن خان صاحب کی نظم خوانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم کریم احمد صاحب، مکرم ایم ٹی احمد صاحب مکرم انوار احمد صاحب اور مکرم عبد الشکور صاحب نائب صدر اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم محمد مجید صاحب قمر نے نظمیں پڑھیں بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا +

★ــــ مکرم مولوی ہارون رشید صاحب صدر جماعت احمدیہ کھڈرک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۱ مارچ کو کھڈرک میں زیر صدارت مکرم شیخ محمد عبد الرب صاحب جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم گل محمد شاہ صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب اور خاکسار نے مسیح موعود کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ بالآخر صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا +

★ــــ مکرمہ صالحہ حمید صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ حیدر آباد تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۲ مارچ کو احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ محترمہ افضل النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت اور عہد نامہ کے بعد مکرمہ نزہت صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم سُنائی۔ بعدہٗ مکرمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ، مکرمہ طیبہ متین صاحبہ، مکرمہ محمودہ رشید صاحبہ، مکرمہ زکیہ سلطانہ صاحبہ، عزیزہ عاصمہ، مکرمہ فوزیہ ظفر صاحبہ، مکرمہ آنیسہ صلاح الدین صاحبہ اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر عزیزہ رفیعہ پروین نے نظم پڑھی دُعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا +

★ــــ مکرمہ صبیحہ رفعہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۳ مارچ کو مسجد احمدیہ کے صحن میں محترمہ رشیدہ جہاں صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرمہ عابدہ بانو صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور نصرت خاتون صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار، مکرمہ محمودہ الیاس صاحبہ، مکرمہ ثمینہ منصور صاحبہ، مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ، مکرمہ رشیدہ جہاں صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اور عزیزہ فہمیدہ بیگم نے نظمیں پڑھیں۔ جلسہ میں غیر احمدی بہنیں بھی شریک ہوئیں دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ حاضرت جلسہ کی ... تقسیم کی گئی +

★ــــ مکرم مولوی حمید الدین صاحب مبلغ حیدر آباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ مارچ کو احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد میں زیر صدارت محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدر آباد جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم سید ابرار احمد صاحب مکرم ... صاحب نعمانی، مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی اور خاکسار و صدر جلسہ نے مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ اسی روز پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے لئے احباب نے نفلی روزہ رکھا +

★ــــ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ مارچ کو جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعودؑ زیر صدارت مکرم ... الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد ... صاحب جلسہ، مکرم ایم کے ... صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم میراں شاہ صاحب اور خاکسار، مکرم ... صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم محمد علی صاحب اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی رنگ میں روشنی ڈالی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم جمعہ خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنکال تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ مارچ کو زیر صدارت صدر جماعت احمدیہ پنکال جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم شاہ باز خان صاحب مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب مکرم غنی صاحب اور خاکسار نے مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا بعدہٗ صدارتی تقریر و دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم حضرت صاحب منڈا سنگر صدر جماعت احمدیہ ... تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۸ مارچ کو خاکسار کی زیر صدارت ... میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم ... صاحب اور ... نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں ... رنگ میں ... کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا +

تبصرہ بر کتاب

یکے از ۳۱۳

اصحاب احمدؑ (جلد دہم)

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے اپنی تالیفات "اصحاب احمدؑ" کے سلسلہ میں حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ رئیس حاجی پور کی سیرت و روایات پر مشتمل "یکے از تین سو تیرہ - اصحاب احمدؑ" کی دسویں جلد تالیف کر کے شائع کر دی ہے۔

۱۸×۲۲ کے سائز پر ۳۱۲ صفحات کی یہ ضخیم کتاب جہاں حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحبؓ کی سیرت کو اُجاگر کرتی ہے وہاں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت و سوانح پر بھی تیز روشنی ڈالتی ہے —!

بادی النظر میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف متعلقہ صحابی کی سیرت پر مشتمل واقعات بیان کرتے ہوئے دُور دُور تک نکل جاتے ہیں اور اس طرح مضمون طویل ہوتا چلا جاتا ہے لیکن تالیف کی رُوح کی گہرائیوں میں اُتر کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دراصل یہ ذکرِ حبیبؑ کا بہترین اسلوب ہے کہ محبوب کی سیرت و سوانح اور حُسن و خوبیوں کا تذکرہ اُس کے چشم دید محبّوں سے سُنا جائے — اس لحاظ سے یوں کہا جا سکتا ہے کہ اصل مقصد ان تالیفات کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح کو مستند روایات اور ان کے پسِ منظر کے ساتھ بیان کرنا ہے جبکہ اس تسلسل میں راویوں کی سیرت اور اُن کے مرتبہ و مقام کی وضاحت بھی ساتھ کے ساتھ ہوتی چلی جاتی ہے۔

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحبؓ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوئ مسیحیت کے بعد بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کا نمبر رجسٹر بیعت کے مطابق ۲۱۹ تھا گویا سنہ ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۸ء تک آپؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بارہا حاضر ہونے — بے تکلف قربت کے مواقع پائے۔ مختلف مقدمات و مباحثات میں شرکت اور متعدد اہم سفروں میں ہمراہی کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ پھر آپؓ کو خلافت اولیٰ کا چھ سالہ دَور اور خلافتِ ثانیہ میں بھی سنہ ۱۹۲۰ء تک کا درخشندہ دَور پانے کی سعادت ملی۔

محترم ملک صاحب نے حضرت منشی صاحبؓ کی روایات اور واقعات کو جس ترتیب سے بیان فرمایا ہے وہ ایک قاری کو امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ با سعادت میں پہنچا دیتا ہے اور محبوب اور محب کے تعلق، آقا کی شفقت و رأفت اور غلاموں کی عقیدت و اُلفت کے نظاروں کو اُجاگر کرتا ہے — اس مختصر سے تبصرہ کے نوٹ میں مثالوں کے ذکر کی تو گنجائش نہیں تاہم مطالعہ کے شائقین کے جذبہ کو ہوا دینے کی غرض سے ایک مثال پیش کرتا ہوں:۔

اخبار وطن کے ایڈیٹر مولوی انشاء اللہ خان صاحب نے سنہ ۱۹۰۵ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی جس کے مدار المہام اُس زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب تھے، ان کو اس امر پر آمادہ کر لیا کہ وہ ریویو آف ریلیجنز کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی وغیرہ کے ذکر سے خالی رکھ کر اسلام کی عام خوبیوں وغیرہ پر مشتمل مضامین شائع کریں تو وہ اس رسالہ کی اشاعت میں بھرپور تعاون دیں گے۔ اس افہام و تفہیم پر جماعت نے ناگواری کا اظہار کیا اور حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحبؓ نے حضور اقدس علیہ السلام کی خدمت میں اپیل کرتے ہوئے لکھا کہ:۔

"......میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر یہ لوگ اس زمانہ کے رسول کے فرمودات اور تعلیم اور وہ کلام ربانی جو اس رسول پر نازل ہوتا ہے چھوڑیں گے تو وہ اور کونسی باتیں ہیں جن کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں؟ کیا اسلام کوئی دوسری چیز ہے جو اس رسول سے علیحدہ ہو کر بھی مل سکتا ہے؟...... خدا کے لئے حضور، منیجر ریویو آف ریلیجنز کو حکم دے دیویں کہ وہ اپنے ان خیالات کو چھوڑ دیں۔ ورنہ جو رسالہ یا کتاب یا اخبار ہمارے سردار حضرت مسیح موعودؑ کے ذکر اور تعلیم سے خالی ہے وہ ہمارا نہیں۔ ہم کو اُس رسالہ کی ضرورت ہے جس میں حضور کا ذکر ہو اور تعلیم ہو جو ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہو"

چنانچہ حضور علیہ السلام نے وطن کے ایڈیٹر کی تجویز کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ "مجھ کو چھوڑ کر کیا مُردہ اسلام پیش کرو گے؟"

الغرض اس کتاب کا مطالعہ جماعت کے نوجوانوں کے لئے خصوصاً اور تمام احباب کے لئے عموماً ازدیادِ علم و ایمان کا موجب ہوگا۔ خواہش مند احباب محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان سے یہ کتاب حاصل کر سکتے ہیں۔

(محمد انعام غوری قائمقام ایڈیٹر)

مُبلّغین کیلئے ضروری اعلان

جملہ مُبلّغین کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال رمضان المبارک کا مہینہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰ رمئی سنہ ۱۹۸۶ء بمطابق ۱۰ ہجرت سنہ ۱۳۶۵ ہش سے شروع ہو رہا ہے اس لئے مبلغین کرام اس مقدس مہینہ میں دورے نہ کریں بلکہ اپنی اپنی جماعتوں میں درس و تدریس تراویح و تہجد اور دیگر تربیتی و تعلیمی پروگرام جاری رکھیں تاکہ جماعتیں رمضان المبارک کی برکات و فضائل سے پوری طرح فائدہ اُٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اِنتخاب زعماء کرام مجالس انصار اللہ بھارت

جملہ امراء کرام و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت کی توجہ کے لئے تحریر ہے کہ جس جماعت میں مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہے۔ یا مجلس تو قائم ہے لیکن مقامی زعیم کے انتخاب پر تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ زعیم / زعیم اعلیٰ کا انتخاب اپنی نگرانی میں کروا کے اس کی رپورٹ بغرض منظوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوائیں۔ یہ انتخاب آئندہ تین سال یعنی دسمبر سنہ ۱۹۸۸ء تک کے لئے ہوگا۔ اُمید ہے کہ جملہ امراء کرام و صدر صاحبان جلد توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مُطالعہ کُتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجلس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں حضور علیہ السلام کی کُتب کا مُطالعہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ماہ فروری تا اپریل مطالعہ کے لئے "اسلامی اُصول کی فلاسفی" نصف ثانی رکھی گئی ہے۔ جملہ خدام اس کا مطالعہ کریں قائدین کرام اپنی ماہانہ رپورٹوں میں ذکر کریں کہ کتنے خدام نے مطالعہ کیا ہے۔

مہتمم تعلیم مرکزیہ

ولادت

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ نصرت نُہا کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "سہیل احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور نیک و صالح خادم دین بننے کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد انعام غوری قادیان

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود)

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO.

PHONE- 279203

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ-۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA-700073.

"مَیں وُہی ہُوں

وُہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

("فتحِ اسلام" تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے ۔ اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

• الیکٹریکل انجینیرس • الیکٹریکل ورکنگ
• لائسنس کنٹریکٹس • موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI, (WEST)

574108
629389 ٹیلیفون نمبرز

BOMBAY-58

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز:- 23-5222, 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS.

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

محبت سب کیلئے

نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ-۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD. CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS.

SHED NO. C-16.

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI-571201

PHONE NO. OFFICE. 806, RESI. 283

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8

ریگزین۔ فوم چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!

AUTOWINGS,

13-SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS-600004.

PHONE NO. 76360, 74350

آٹو ونگس

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ ہیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک۔ ٧٥٦١٠٠ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders,

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002

PHONE NO. 522860.

ارشاد نبوی

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

جس سے شورہ لیا جائے وہ امانتدار ہوتا ہے

(محتاج دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایجنٹ ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں و سلائی مشینوں کے سیل اینڈ سروس کے

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE NO. PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.

فون نمبر۔ 42301

حیدرآباد میں

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

٧٨٤-١-١٦ اسعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ٣١)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ٢/٤/٢٢ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد (آندھرا پردیش)

فون نمبر:۔ ٤٢٩١٦

"نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے"

(ملفوظات جلد ٧ ص ٣١)

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب بارہ شیٹ ہوائی چپل، ربڑ، پلاسٹک اور کینوس بیگ کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ١٧ اپریل ١٩٨٦ء رجسٹرڈ نمبر پی جی ڈی پی ٣